REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم   وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شمارہ ۱۴

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۶۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

2628
Major Zaheeruddin Khan sb
Dr M.C. Commond Hospital
A.M.C. 12
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۹ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور دن رات مہماتِ دینیہ کے سرانجام دینے میں مصروف ہیں۔ الحمدللہ۔

احبابِ کرام التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم مدظلہا العالی کی صحت کمزور چلی آرہی ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان و محترمہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲۶/۳ کو بخیریت قادیان پہنچ گئے ہیں۔ الحمدللہ۔

● مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام و احبابِ جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

الحمدللہ۔

۳ شعبان   ۲ شہادت ۱۳۶۶ ہش   ۲ اپریل ۱۹۸۷ء

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان امسال میں جلسہ یومِ مسیح موعودؑ کا بابرکت انعقاد

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغِ سلسلہ

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو صبح نو بجے مسجد اقصیٰ قادیان میں جلسہ یومِ مسیح موعودؑ زیرِ صدارت محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ قادیان بڑی شان اور عقیدت سے منایا گیا۔ اس روز تمام ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ میں تعطیل کی گئی۔ مرد و خواتین کثرت سے اس مبارک جلسہ میں شریک ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم محمد عبداللہ صاحب نومسلم کی تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد عزیزم عطاء اللہ نصرت نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام سنایا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ نے بعنوان

"سابقہ کتبِ مذاہب کی پیشگوئیاں اور مقامِ مسیح موعودؑ"

کی۔ موصوف نے بتایا، چونکہ ہر مذہب کی کتب میں آنے والے موعود کے متعلق بہت ساری پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں بلکہ دینی کتب میں تو اس آنے والے موعود کا مقام و منصب۔ اس کی علامات۔ اس کا علاقہ اور اُس کی جائے پیدائش تک بتائی گئی ہے، اس لئے آنے والے مسیح موعود کو "موعود اقوامِ عالم" کہا گیا ہے۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور سابقہ پیشگوئیوں کی روشنی میں آپ کے منصب و مقام کی وضاحت کی۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو اُمتی نبوت کا مقام اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بکثرت مکالمہ و مخاطبہ کا شرف ملا ہے یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کی برکت ہے۔ جیسا کہ آپؑ کو الہام ہوا کہ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔

موصوف نے ۲۳ مارچ کے دن کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ آج ہی کے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ جاکر بیعت لی تھی۔ اور اسی دن جماعتِ احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ اور اب صرف دو سال باقی ہیں جب اس جماعت کے قیام پر ایک صدی پوری ہو جائے گی۔

بعدہٗ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

"صداقت حضرت مسیح موعودؑ اور منکرینِ مسیح موعودؑ کا انجام"

کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوف نے بتایا کہ جس طرح تمام انبیاء کی مخالفت ہوتی چلی آئی ہے اسی طرح بانیٔ جماعتِ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی مخالفت ہوئی بلکہ آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور ظلِ کامل ہونے کے سبب آپ کی بھی بین الاقوامی طور پر مخالفت ہوئی۔ فاضل مقرر نے مسلمانوں، ہندوؤں اور عیسائیوں ہر سہ اقوام کے بعض اُن مخالفین کے عبرتناک انجام کا تفصیلی ذکر کیا جو حضور علیہ السلام کے مقابل پر آکر اپنے کیفرِ کردار کو پہنچے۔ نیز موصوف نے قرآنی معیارِ صداقت کو پیش کرتے ہوئے مدلل رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت دیا۔

اس کے بعد خاکسار محمد یوسف انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام سنایا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تھی۔ آپ نے

حضرت مسیح موعودؑ کے کارناموں

پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد یُحْیِی الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ تھا۔ حضور نے نہایت ہی شاندار رنگ میں اس کام کو سرانجام دیا۔ مسلمانوں کو اُن کے غلط عقائد سے آگاہ کرکے انہیں صحیح اور حقیقی اسلامی تعلیم سے روشناس کرایا۔ چنانچہ صفاتِ باری تعالیٰ اور عصمتِ انبیاء علیہم السلام اور قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ کے متعلق مسلمانوں میں جو غلط فہمیاں پائی جاتی تھیں ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن قوی دلائل سے دور فرمایا اُس کی وضاحت کی۔ نیز پیشوایانِ مذاہب کے احترام اور امنِ عالم اور عالمی رواداری کے قیام کے لئے حضور علیہ السلام کی قابلِ قدر مساعی کو بھی پیش کیا۔ آخر میں وفاتِ مسیح اور کسرِ صلیب کے عظیم کارنامہ اور حضور علیہ السلام کے گراں قدر علمی سرمایہ کا ذکر کرتے ہوئے خدام کو بالخصوص مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف توجہ دلائی۔

★ صدارتی خطاب سے قبل مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے اپنے حالیہ مختصر تبلیغی دورہ یو۔پی کے ایمان افروز کوائف سنائے۔

صدارتی خطاب

آخر میں صدرِ جلسہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہمارے آس پاس بہت سے لوگ پیاسے ہیں۔ ہندوستان میں اور بھی کئی مقامات پر میدان خالی پڑے ہیں۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲؍شہادت ۱۳۶۶ ہش

بارگاہِ ربّ العزّت سے فیصلہ طلب کرنے کیلئے

تمام علماء کو چیلنج!

جماعتِ احمدیہ کو قائم ہوتے سو سال پُورے ہونے جا رہے ہیں۔ اِس عرصہ میں مخالفینِ احمدیت کی صفیں یکے بعد دیگر مقابل پر آتی گئیں اور معدُوم ہوتی رہیں۔ کاروانِ احمدیت بڑھتا اور پھیلتا رہا۔ اور آج زمین کے کناروں تک اس کا نُور اس قدر پھیل چکا ہے کہ ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ حقیقی اسلام کی علمبردار جماعت، احمدیت پر سُورج غروب نہیں ہو سکتا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

خود بانیٔ جماعتِ احمدیہ کے زمانے میں ایسے ایسے مخالفین بھی اُٹھے جو یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم نے ہی انہیں اُٹھایا تھا اب ہم ہی انہیں گرائیں گے۔ ذرا نظر اُٹھا کر دیکھئے، کیا آج اُن کا کوئی عزت سے نام لینے والا بھی ہے؟ کتنے ہی آئے جنہوں نے آپؑ سے مباہلہ کی حماقت کی اور پھر اپنے عبرتناک انجام سے آپؑ کی صداقت پر مُہر ثبت کر گئے۔ ان کے بعد اُن کے کچھ اور جانشین آئے جو اس سے بھی بڑے دعوے اور عزم لے کر اُٹھے۔ اور اعلان کیا کہ احمدیت کو اب جس سے واسطہ پڑا ہے یہ مجلسِ احرار ہے، اس نے احمدیت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔ لیکن آج اِس مجلس کے پُرزے پُرزے بھی جوڑے جائیں تو شکل پہچانی نہیں جا سکتی۔ ان کے بعد بعض ایسے سیاسی حکمران اُٹھے جو اقتدار کے تخت پر بیٹھ کر جماعتِ احمدیہ کے نوّے سالہ مسئلے کو حل کر کے "ہیرو" بننے کی کوشش کرتے رہے لیکن نوّے ہی دِنوں میں تختۂ دار پر جُھول گئے ــــ اب کچھ ایسے آمروں کی باری آئی ہے جو زکوٰۃ کی سواریوں پر سوار ہیں۔ اُن سواریوں نے شرط یہ رکھی ہے کہ صبح و شام زکوٰۃ کا چارہ آگے رکھ دیا کرو۔ اور باقی وقت ہمیں احمدیت کی فصلوں کو روندتے پھرنے کی اجازت دے دو پھر جب تک چاہو ہم پر سوار رہو، ہم چُون وچرا نہیں کریں گے ــــ!

اِس علم و روشنی کے زمانے میں کیسا اندھیرا چھا گیا ہے۔ حکومتی سطح پر پاکستان میں گویا گند کا ایک طوفان لایا جا رہا ہے۔ اور تمام ذرائع ابلاغ کو استعمال کر کے احمدیت کے خلاف اِس زہر کو دُنیا بھر میں پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چونکہ وہ خود جانتے ہیں کہ یہ پروپیگنڈہ سراسر جھوٹا اور بے بُنیاد ہے۔ بے جا الزامات ہیں۔ افترا ہیں اور بُہتان ہیں، اس لئے صفائی اور دفاع کا حق چھین لیا گیا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کو زبانی و تحریری ہر قسم کی صفائی پیش کرنے سے محروم کر دیا گیا ہے۔ لیکن کیا آفتاب کی روشنی اور ماہتاب کی چاندنی بھی کہیں رُک سکتی ہے؟ اس کے اندر تو ساری روکیں دُور کر کے پھیلنے اور چھا جانے کی طاقت موجود ہے۔

ایسے مخالف علماء و حُکام جن کے پیشرَو، احمدیت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے کرتے بحسرت و یاس احمدیت کی ترقی دیکھتے ہُوئے اِس جہان سے گُزر گئے۔ آج وہ اُن کی جگہ بیٹھ کر بجائے عبرت پکڑنے کے اور زیادہ شوخی و شرارت میں آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اور احمدیت کے خلاف جھوٹا اور گندہ پروپیگنڈہ کرنے سے باز نہیں آتے۔ اُن کو مخاطب کر کے امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک چیلنج دیا ہے کہ اگر وہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ جو احمدیت کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے، جھوٹا نہیں، افترا نہیں بلکہ امرِ واقعہ اسی طرح ہے تو خدا کی قسم کھا کر اعلان کریں کہ اگر یہ پروپیگنڈہ جھوٹا ہے اور ہمارے الزامات غلط ہیں تو خدا کی لعنت کے ہم مورد ٹھہریں۔

کیونکہ جس کے خلاف آپ زہر افشانی کرتے ہیں جس کو آپ نعوذ باللہ جھوٹا۔ مکار اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں اُس کا تو اعلان یہ ہے، حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"مجھے اللہ جلشانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر میرا عقیدہ ہے۔ اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اِس ایمان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہُوں جس قدر خُدا تعالےٰ کے پاک نام ہیں۔ اور جس قدر قرآنِ کریم کے حروف ہیں۔ اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالےٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسولؐ کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے، خود اس کی غلط فہمی ہے۔ اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اُس کو پُوچھا جائے گا۔"

(کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

پھر دُوسری طرف حضور علیہ السّلام نے اپنے مولیٰ کے حضور یہ بھی دُعائیں مانگیں کہ:۔

"اگر اَے پیارے مولیٰ، میری رفتار تیری نظر میں اچھی نہیں ہے تو مجھ کو اِس صفحۂ دُنیا سے مِٹا دے تا میں بدعت اور گمراہی کا موجب نہ ٹھہروں۔" (اشتہار ۵؍نومبر ۱۸۹۹ء)

اِسی مضمون کی نظم و نثر میں متعدد مواقع پر آپؑ نے دُعائیں مانگیں کہ اگر میں اِس دعویٰ میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خُدا کا غضب نازل ہو۔ اور مخالف اگر سچے ہیں تو وہ شادکام ہو جائیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی سَو سالہ فعلی شہادت نے بتا دیا کھول کر ثابت کر دیا کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ کس پر خُدا کا غضب نازل ہُوا اور کس پر خُدا کی رحمتیں۔

پس آج موجودہ امام جماعتِ احمدیہ نے حضرت مسیح موعُود علیہ السّلام کے اِسی چیلنج کو اُن مخالف علماء کی طرف پھینکا ہے تا انہیں اُن کے گھر تک پہنچایا جائے۔

چنانچہ آپ نے اپنے حالیہ خُطبہ جُمعہ فرمودہ ۶؍ مارچ ۱۹۸۷ء میں ایسے فتنہ پرداز علماء کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"مَیں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے سارے علماء کو خواہ وہ پاکستان میں بسنے والے ہوں یا باہر ہوں، یہ چیلنج کرتا ہُوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جس طرح خدا تعالےٰ کے پاک نام کی قسمیں کھا کر یہ اعلان کیا ہے کہ میرا کلمہ وہی ہے جو سب مسلمانوں کا ہے اور میرا رسول حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور میرا ان سب باتوں پر ایمان ہے جو اسلام لانے کے لیئے جن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جس شوکت اور شان سے آپؑ نے قسم کھائی ہے اور لعنت ڈالی ہے جُھوٹوں پر اُس طرح اگر یہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو یہ قسم اُٹھاویں۔ اور سارے علماء مل کر یہ حلفیہ بیان پاکستان میں شائع کریں اور باہر دُنیا میں اس کے ترجمے کرا کر

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

ہماری مخالفت

احمدیت کے مخالف آج پھر پیدا ہُوئے
شُکر ہے کچھ لوگ تو اسلام کے شیدا ہُوئے
سَن چوہتّر میں اِنہی لوگوں نے سوچا تھا یہی
احمدیت کو مِٹا ڈالیں اِرادہ تھا یہی
یہ خُدا نے خود لگایا اپنے ہاتھوں سے شجر
غیر ممکن ہے اُکھاڑے اس کو یہ فانی بشر
"جو خُدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں"
مہدیٔ آخر زماں کا قول ہے جھُوٹا نہیں
لا اِلٰہ جس نے پڑھا وہ آ گیا اِسلام میں
لاکھ پوشیدہ ثمر ہیں مذہبِ اسلام میں
کُفر کا فتویٰ لگانا تو بہت آسان ہے
احمدیت کا محافظ تو خُدا رحمان ہے
یہ خُدا کا فیصلہ تو آج تک بدلا نہیں
کاذبوں کے واسطے کیا اِک خُدا کافی نہیں
یہ جماعت صادقوں کی ہے سچائی اس کا کام
گالیاں سُن کر دُعا اُن کو دُکھ دینا آرام
ہے خُدا کے بعد تو اپنا محمدؐ سے ہی پیار
جان و مال و آبرو سب کر دیئے اُس پر نثار
کُفر ہے گر نام اس کا اَے ہمارے دُشمنو!
اِلتجا ہے ہم کو "دُنیا سے" بڑا کافر کہو
ہم کو کافر کہنے والو! کیا خُدا بھی یاد ہے
اَے خُدا اِن کو ہدایت دے یہی فریاد ہے

کُفر کا فتویٰ مِلا تو پھر بھی کہتا ہے خلیقؔ
جاہلوں کی ہے جہالت بخش دیجو اَے شفیق

(خلیق بن فائق گورداسپوری۔ ربوہ)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کی مخالفت میں جو ظلم ہو رہے ہیں وہ خدا سے جنگ کی صورت اختیار کر چکے ہیں

جماعت احمدیہ اصحاب الکہف اور اصحاب الرقیم کے دور میں سے گزر رہی ہے

اس سفر میں مخالفین کی مذموم حرکتوں کو ہرگز اجازت نہیں ملنی چاہئے کہ وہ آپ کی رفتار کو روک سکیں یا آپ کی توجہ کو بانٹ سکیں۔

از سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۰ تبلیغ ۱۳۶۶ ہش مطابق ۲۰ فروری ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن

مرتبہ: مکرم عبد الحمید غازی صاحب - لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور اقدس نے فرمایا۔ پاکستان میں

ایک بدنصیب حکومت کی طرف سے

احمدیت پر جو مظالم توڑے جا رہے ہیں ان میں وقتاً فوقتاً کبھی کچھ کمی بھی آجاتی ہے اور پھر وقتاً فوقتاً کچھ تیزی بھی پیدا ہو جاتی ہے لیکن بالعموم ان نہایت ہی قابل مذمت، اور جہاں تک حکومت کا تعلق ہے۔ بے شرم کارروائیوں میں بالعموم کوئی ایسا فرق نہیں ہے جس سے ہم یہ کہہ سکیں کہ حکومت کی سوچ بدل گئی ہو یا اس کی جو نفرتوں کی آگ ہے وہ مدہم پڑ گئی ہو۔ اسی طرح مسلسل وہ سلسلہ جاری ہے۔ بلکہ بعض پہلوؤں سے اوپر کی طرف رخ ہے۔ یعنی نفرتوں کے اور انتقامی کارروائیوں کے بڑھنے کے آثار مسلسل جاری ہیں۔ جب میں کہتا ہوں اوپر کی طرف رخ ہے تو درحقیقت تو یہ کوششیں سفلی ہیں، دنیاوی اور رذیل کوششیں ہیں۔ ان سے جب میں کہتا ہوں اوپر کی طرف، تو یہ ہرگز مراد نہیں کہ آسمان کی طرف رخ ہے۔ مراد یہ ہے کہ اپنی خباثت میں یہ آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور بعض پہلوؤں سے شدت اختیار کر رہی ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی آگ جلانے والا آگ جلاتا ہے تو جب آگ مدہم پڑنے لگتی ہے تو اس میں نیا ایندھن ڈالتا ہے۔ پھر نیا ایندھن ڈالتا ہے۔ تو حکومت کی مثال بھی اسی طرح ایک آگ جلانے والے کی سی ہے جیسے کہ

ابولہب کا نقشہ کھینچا گیا ہے قرآن کریم میں

بعض دفعہ حکومتیں بھی ابولہب بننے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور ان کے ساتھ کچھ ان کی لونڈیاں چلتی ہیں جو ایندھن اٹھائے ہوئے، اور جہاں بھی وہ سمجھتی ہیں کہ آگ میں کچھ کمی آنے لگی ہے تو مزید ایندھن اس میں کچھ جھونکتی ہیں۔

تو حکومت نے جو طریق اختیار کیا ہے اس میں نئے نئے قوانین کے ذریعے، نئے نئے حکمناموں کے ذریعے، جب بھی احمدیت کے خلاف مخالفت کی آگ ان کے خیال میں بجھنے لگتی ہے یہ اس میں مزید ایندھن جھونک دیتے ہیں۔ ایک قانون کے بعد دوسرا قانون، دوسرے کے بعد تیسرا۔ جب اس سے بھی دل کی جہنم نہیں بجھی تو پھر چوتھا قانون۔ اور جہاں تک احمدیت کے خلاف قانون سازی کا تعلق ہے یہ سلسلہ بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔

جہاں تک عوام الناس کے رد عمل کا تعلق ہے

عوام الناس بالعموم حکومت کی ان حرکتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ وہ ان چالوں کو بھانپ گئے ہیں۔ ان کے مقاصد سے واقف ہیں۔ اس لئے کوئی بھی، پاکستان میں عوامی تحریک اس وقت جماعت احمدیہ کے خلاف نہیں ہے۔ چونکہ وقتاً فوقتاً جماعت کی طرف سے پاکستان میں ہونیوالے مظالم کے متعلق اعداد و شمار جاری ہوتے رہتے ہیں، اس لئے ساری دنیا کی احمدیہ جماعتوں کو کچھ نہ کچھ علم ہونا چاہئے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ اور کون ذمہ دار ہے۔

ورنہ بعض اوقات غلط فہمی سے، بے وجہ پاکستان کے خلاف دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ پاکستان بحیثیت پاکستان ہرگز نفرتوں کا مستحق نہیں بلکہ رحم کا طالب ہے۔ ہمدردی کا مستحق ہے۔ سارا ملک اس وقت انتہائی مظلوم ہے۔ حکومت جو حرکتیں کر رہی ہے یہ چند لوگ ہیں اور ان کے ساتھ چلنے والے، ان کے پیچھے ایندھن اٹھانے والی چند لونڈیاں ہیں جو ان کے ساتھ ہیں۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ جہاں تک ملک کا تعلق ہے اس کی نفسیات میں ایک عجیب پیچ پایا جاتا ہے۔ عوام الناس جہاں تک سیاست کا معاملہ ہے، خوب جانتے ہیں، اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ

حکومت جھوٹی ہے

اسے یہاں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور بار بار ڈھونگ رچاتی ہے مختلف قسم کے۔ تاکہ اپنی بقاء کے لئے کوئی جواز تلاش کر سکے۔ اور عوام الناس کے اوپر ایک لمحہ کے لئے بھی اس حکومت کے متعلق کسی قسم کی خوش فہمی ان کے دلوں میں نہیں پیدا ہوئی مسلسل۔ وہ ان کو زیادہ جانتے چلے جا رہے ہیں۔ زیادہ ان کے دل بھرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے عوام الناس اگر جماعت کے معاملے میں، حکومت کی ان مذموم حرکتوں کا کھلا ساتھ نہیں دے رہے یا ان کے اشاروں پر ظلم میں آگے نہیں بڑھ رہے تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ جماعت احمدیہ سے محبت کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس حکومت سے شدید نفرت کرتے ہیں۔ اس قدر نفرت کا معیار بلند ہوتا چلا جا رہا ہے کہ بدقسمتی سے وہ خود بھی، عوام الناس بہت سی جگہ حکومت اور پاکستان میں تفریق بھی کرنے کے اہل نہیں رہے۔ اب یہ نفرتیں، ملک کی نفرتوں میں تبدیل ہونے لگی ہیں۔ چنانچہ کھلم کھلا، بڑے بڑے ہوش مند لیڈر جو کسی زمانے میں، پاکستان کی قومیت کی حفاظت کے لئے بڑے مخلص نظر آتے تھے، یہ بیان دینے لگ گئے ہیں کہ یہ ملک رہنے کے لائق نہیں ہے یہ ملک ٹوٹ جانا چاہئے۔ سندھ آزاد ہونا چاہئے۔ صوبہ سرحد آزاد ہو جانا چاہئے۔ پنجاب کو ہندوستان کے حوالے کر دینا چاہئے۔ یہ آوازیں ایسے لوگوں کی زبانوں پہ جاری ہوئی ہیں جو کل تک ملک کے نیشنلسٹ (Nationalist) لیڈرز کی صف اول میں تھے۔ جو پاکستان کے قومی نظریے کے قائل بھی تھے۔ اور اس کے حق میں آوازیں اٹھاتے تھے اور وہ لوگ جو علیحدگی پسند تھے ان کے خلاف بیان دیا کرتے تھے۔ تو جو منظر ایک چیز ظاہر ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ عوام الناس، حکومت کی نفرت میں اس قدر آگے بڑھ چکے ہیں۔ اور حکومت ایسی حرکتیں کرتی چلی جا رہی ہے جس کے نتیجے میں شدید نفرتیں اور بڑھ رہی ہیں کہ اب ان کو کوئی تمیز باقی نہیں رہی کہ حکومت کیا ہوتی ہے اور ملک کیا ہوتا ہے۔ یہ صرف جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے فراست بخشی ہے اور گہرا خلوص اور ملک سے محبت بخشی ہے کہ شدید ترین مظالم کے باوجود جماعت احمدیہ خواہ وہ پاکستان میں ہو یا پاکستان سے باہر بس رہے ہوں، ملک اور حکومت میں فرق کر رہے ہیں۔ کبھی بھی وہ ملک کے لئے بد دعا نہیں کرتے

بلکہ ملک کے متعلق سب سے زیادہ مفید جماعت احمدیہ ہے۔ ہاں

ایک ظالم حکومت سے چھٹکارے کی دعا مانگتے ہیں

لیکن عوام الناس کو، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ یہ اکثر شعور نہیں ہوا کرتا۔ اور اس ذہنی اُلجھن کی وجہ سے، اُلجھاؤ کی وجہ سے کہنا چاہیئے، وہ غلط فیصلے کر جاتے ہیں اور ان کے جذبات پھر غلط سمت میں بہنے لگتے ہیں۔ جماعت احمدیہ سے محبت نہیں ہے، یہ میں نے کہا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف مولوی جو انتہائی جھوٹا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں، وہ ان کے کانوں میں پڑتا ہے۔ حکومت کے اخبار اور حکومت کے ذرائع، خواہ وہ ریڈیو ہوں یا ٹیلیویژن وغیرہ، جتنے بھی ذرائع حکومت کے پاس موجود ہیں اشاعت کے، وہ سارے اس بات میں پیش پیش رہتے ہیں کہ جب بھی جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی گند اُچھالنے کا موقع ملے تو وہ حکومت کے منظورِ نظر بننے کی کوشش کریں۔ جتنا زیادہ وہ جھوٹ کو اُچھالیں گے، اُتنا ہی وہ سمجھتے، اُن کے سربراہ یا اُن کے نگران کہ ہم حکومت کی نظر میں زیادہ لاڈلے ہوتے چلے جائیں گے، زیادہ محبوب ہوتے چلے جائیں گے۔ اس لئے کوئی ادنیٰ سا موقعہ بھی ایسے اخبار جو حکومت کے پیچھے چلنے والے یا

حکومت کی زکوٰۃ پہ پلنے والے ہیں

وہ اخبار ہر کوشش کرتے ہیں کہ جماعت کے خلاف گند کو اُچھالا جائے۔ تو عوام الناس اس کو سنتے ہیں۔ ان کے دلوں میں یکطرفہ جماعت کے خلاف غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ بالعموم جماعت کے خلاف ایک نفرت کا رجحان موجود ہے اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ یہ جانتے ہیں کہ اس سب کے باوجود احمدیوں پر، اس کے باوجود مظالم کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ایک عام احساس ملک میں بڑھتا چلا جا رہا ہے کہ جو بھی ہیں، وہ یہ یقین بھی کر لیتے ہیں کہ ہم اسی طرح کے جھوٹے ہیں جس طرح کے بیان کئے جاتے ہیں۔ وہ یہ بھی یقین کر لیتے ہیں کہ ہم نعوذ باللہ من ذٰلک اپنے عقائد میں فاسد ہیں، فسق رکھتے ہیں اور ہر قسم کے جو لغو الزامات ہم پر لگائے جا رہے چلے جاتے ہیں وہ ان کو مانتے بھی جاتے ہیں۔ اس کے باوجود عوام الناس کی طرف سے جو رپورٹیں مل رہی ہیں، اُن کا اب ردّعمل یہ ہے کہ یہ سب کچھ اپنی جگہ پر ٹھیک ہو گا، حالانکہ وہ جھوٹ ہے۔ ٹھیک ہونے کے باوجود ان کے نزدیک، وہ سمجھتے ہیں کہ حکومت کو ان مظالم کا کوئی حق نہیں۔ کلمہ پڑھنے کے نتیجے میں قید کرنا اور ظلم کرنے اور بسم اللہ لکھنے کے نتیجے میں گلیوں میں گھسیٹنا اور دکانوں کو آگ لگانی اور چھ چھ، سات سات سال قید بامشقت کی قید سُنائی جانی یہ ساری باتیں وہ جانتے ہیں، اُن کا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ ظلم ہے اور جھوٹ ہے۔ وہ اِس لئے حکومت کے ساتھ شامل نہیں ہوتے کہ

حکومت ان کے نزدیک بہت زیادہ قابلِ نفرت ہے

احمدیوں کے مقابلے پر۔

دوسرا حصّہ پاکستان کے عوام کا وہ ہے جو احمدیوں سے واقف ہے ذاتی طور پر۔ اور ایک بہت بڑا طبقہ ہے جو احمدیوں سے ذاتی طور پر واقف ہے۔ اُن کا ایک حصّہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے۔ جو اِن کے متعلق پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے وہ بھی جھوٹ ہے۔ لیکن اُن کی زبان میں جرأت نہیں ہے۔ وہ دبی زبان سے بعض اوقات جماعت کی حمایت میں بات کر جاتے ہیں، جماعت کے خلاف ہونے والے پراپیگنڈے کے خلاف بولتے بھی ہیں لیکن ہمدردی رکھتے ہوئے بھی اتنی ہمدردی بہرحال نہیں رکھتے کہ وہ جرأت کے ساتھ عوام الناس میں اعلان کر سکیں کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں، جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ نہیں ہے بلکہ یہ عقیدہ ہے۔ اسلام کے ساتھ وہ سچی اور مخلص ہے۔ کلمہ پڑھنے میں جتنا ایمان اور یقین جماعت احمدیہ رکھتی ہے کسی اور فرقے کو ایسا نصیب نہیں ہو گا۔ یہ ساری باتیں وہ جانتے ہیں لیکن اس کے باوجود جرأت نہیں رکھتے۔

تو جماعت احمدیہ کے لئے مسائل تو ہیں لیکن اللہ کی تقدیر نے ان مسائل سے، جماعت احمدیہ کے بچ کے نکل جانے کے لئے کچھ اور سامان پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ سامان یہی نفرتیں ہیں جو حکومت خود اپنے لئے پیدا کر رہی ہے۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَہُمْ بِبَعْضٍ کا اُصول قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے کہ اگر ہم بعض ان اسلام کے دشمنوں کو بعض دوسرے دشمنوں سے ٹکرا نہ دیتے اور آپس میں ایک دوسرے سے اُلجھا نہ جاتے یا دوسرے مذاہب کا ذکر بھی لیا جائے تو یہ آیت وسیع المعنیٰ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی جگہ بھی مذہب کی حفاظت کے لئے ہم مذہب کے دشمنوں کو آپس میں اُلجھا نہ دیتے تو نتیجہ یہ نکلتا کہ نہ کہیں مساجد باقی رہتیں نہ گرجا گھر باقی رہتے نہ ٹیمپلز (TEMPLES) کہیں دکھائی دیتے۔ عیسائیوں کے معابد بھی تباہ ہو جاتے، یہودیوں کے معابد بھی تباہ ہو جاتے اور دوسرے مذاہب کے معابد بھی تباہ ہو جاتے۔ تو جماعت احمدیہ کو جو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایک نہایت ہی شدید ابتلاء سے محفوظ رکھ رہا ہے تو وہ اس کے پیچھے خدا تعالیٰ کی یہ دائمی ابدی حکمتیں کارفرما ہیں۔ اس لئے ویسا ہی نظارہ ہے جیسے حضرت موسیٰؑ کو خدا تعالیٰ نے ایسے موقع پر بچایا گیا جبکہ لہریں لپٹ گئی تھیں اور فرعون اس وقت اس علاقے سے گذرا جب لہروں کے ملنے کا وقت آ گیا تھا تو خدا کی عمومی تقدیر اس طرح بھی کام کیا کرتی ہے۔ بعض دفعہ قوم کا بھٹنا، سچائی کی حفاظت کے لئے ممد اور مفید ثابت ہو جاتا ہے۔ اور پھر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ نفرتوں کا پیمانہ اتنا بلند ہو جاتا ہے، اتنا بھر جاتا ہے کہ وہ پھٹے ہوئے وجود اس بات پر ملتے ہیں کہ جس سے نفرت ہے، اس کو مٹا ڈالا جاتا ہے اور وہاں جب مخالف لہریں اکٹھی ہوتی ہیں تو پھر خدا تعالیٰ کی تقدیر،

سمندر میں غرق کرنیوالی تقدیر ظاہر ہو جاتی ہے۔

تو جب آپ پرانے واقعات پڑھتے ہیں قرآن کریم میں۔ تو یہ نہ سمجھا کریں کہ یہ واقعات محض کہانیوں کے طور پر ہیں۔ نہ یہ خیال کریں کہ یہ واقعات بعینہٖ اسی طرح آئندہ ہونے والے ہیں۔ مختلف اوقات میں، مختلف رنگ میں چیزیں ظاہر ہوتی ہیں مثالیں ان کی قرآن کریم بیان فرماتا ہے اُن پر غور کرنے والے جب غور کرتے ہیں، فکر کرتے ہیں۔ تو اُن کو، ان مثالوں کے اندر بڑے گہرے پیغام ملتے ہیں۔ جو اپنے وقت کے اوپر، وقت کے مطابق کھلتے چلے جاتے ہیں اور بات روشن ہوتی چلی جاتی ہے۔ پس ان معنوں میں، مذہب کی تاریخ بھی اپنے آپ کو دُہراتی ہے اور ان معنوں میں یہ تاریخ پاکستان میں دہرائی جا رہی ہے۔ اور کئی طریق سے دُہرائی جا رہی ہے۔ آپ اگر غور کریں گزشتہ واقعات پر جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں تو ایک سے زیادہ مثالیں آپ کو ایسی نظر آئیں گی جو جماعت احمدیہ کے حالات پر اور جماعت احمدیہ کے بالمقابل اُن کے دشمنوں کے حالات پر اِس طرح صادق آتی ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے

"تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔"
(تذکرۃ الشہادتین ص۶۶)
پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچرس ۲۷ رابندر سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: "GLOBEXPORT"

ایک دوست نے ایک دفعہ مجھے لکھا بڑے درد سے کہ اب تو یوں لگتا ہے کہ اصحاب کہف کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ میں نے اُن کو لکھا کہ تم نے تو بڑی مبارک بات کی ہے۔ اس میں درد کی کیا بات ہے؟ اصحاب کہف کا دَور تو وہ دور تھا کہ ہمیشہ عیسائیت اس پر رشک کرتی رہے گی۔ اور ایسا شاندار دَور عیسائیت پر آئندہ کبھی بھی نہیں آسکتا تھا۔ انتہائی ممتاز، انتہائی چمکتا ہوا، انتہائی شاندار دَور تھا۔ اُس دَور کے صدقے، اُس دَور کی برکتوں کے نتیجے میں عیسائیت کو ترقی ملی ہے۔ تو اگر

تم پر اصحابِ کہف کا دَور آگیا ہے تو مبارک ہو تمہیں

کہ تم پر خدا تعالیٰ نے یہ دَور دوبارہ جاری فرما دیا ہے۔ اس لحاظ سے، میں نے اُن کو لکھا کہ آپ یہ بھی غور کریں، آپ کو شاید علم نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً یہ خبر دی تھی۔ اصحاب کہف کی آیات الہاماً دوبارہ آپ پر نازل فرمائی گئیں اور تفہیم بھی نازل ہوئی کہ جماعت احمدیہ پر اصحاب کہف کا دَور آنے والا ہے۔ جب کہ حق بات کو بھی وہ کھل کر نہیں بیان کر سکیں گے۔ اور زیر زمین جانا پڑے گا بعض جگہ۔

اب یہ مثال میرے ذہن میں اس لئے آئی ہے تاکہ آپ کو بتاؤں کہ کس طرح تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے اور بعض دفعہ آپ اَور سمت میں دیکھ رہے ہوتے ہیں وہ اَور طرف سے ظاہر ہوتی ہے لیکن دُہرا ضرور رہی ہوتی ہے اپنے آپ کو۔ اب زیر زمین جانا پُرانے زمانے میں واقعۃً، یعنی مادی لحاظ سے ممکن تھا اور اس طرح ہُوا کرتا تھا۔ کہ دشمن کے خطرے سے بچکر لوگ زمینوں میں، سرنگیں کھود کر یا پہاڑوں میں پہلے سے موجود سرنگوں میں گھس جایا کرتے تھے۔ سپین میں بھی، جب مسلمانوں پر ظلم کا دَور ہوا ہے تو ان کو بھی زیر زمین جانا پڑا تھا۔ آجکل وہ سرنگیں جو غرناطہ کے ارد گرد ہیں، اُن میں رہتے ہیں خانہ بدوش، کسی زمانے میں وہ غاریں مسلمان، سپینش عیسائیوں کے ظلم سے بچنے کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔ تو ایک زمانہ تھا جب واقعۃً زیر زمین جانا ممکن تھا۔ اور جاتے تھے لوگ لیکن اب اس کے لئے جدید زبانوں میں محاورہ بن گیا ہے انڈر گراؤنڈ (UNDER GROUND)۔ یعنی زیر زمین دکھائی نہیں دیتے لیکن انڈر گراؤنڈ ہو جاتے ہیں، وہ اپنے کام جاری رکھتے ہیں مگر سطح پہ ظاہر نہیں ہوتے۔ وہ زیر سطح، اندر ہی اندر وہ سارے کام اپنے جاری رکھتے ہیں۔ تو ان کو میں نے اُن کو لکھا تو نہیں تفصیل سے اتنا۔ لیکن اب میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ فرمایا "اصحاب الکہف والرقیم" کہ وہ زیر زمین جانے والے لوگ رقیم بھی تھے۔ زیر زمین جا کے سو نہیں جایا کرتے تھے جس طرح جانور زیر زمین جا کے سو جایا کرتے ہیں۔ بلکہ وہ لکھتے رہتے تھے۔ کوئی سننے والا نہیں تھا تو لکھ کر اپنے دل کے خیالات، اپنی تبلیغ، جو خدا تعالیٰ کے رستے میں اُن کے ذہنوں میں مختلف باتیں پیدا ہوتی چلی جاتی تھیں، وہ اُن کو لکھ لیا کرتے تھے یعنی ایک لمحہ بھی اُن کا ضائع نہیں ہوتا تھا۔ اور جماعت احمدیہ پر بھی، جہاں جہاں یہ مقدر ہے وہاں اس آیت کی انگلی آپ کو اشارہ کر کے بتا رہی ہے کہ

آپ کو بیکار نہیں رہنا

ہر حالت میں آپ کو اپنے وقت کا حساب دینا ہے۔ اگر کوئی سننے والا نہیں ہے جسے آپ بات سنا سکیں تو رقیم بن جائیں۔ علمی کاموں میں ترقی کریں، جماعت احمدیہ کے حق میں اور اسلام کے حق میں جو مضامین خدا تعالیٰ آپ کو سمجھاتا ہے، وہ لکھنا شروع کریں۔ خطوط لکھنا شروع کریں غیروں کو، یہ کوئی طریق ہے، جب زبانیں بند ہوں۔ ہماری تو تحریریں بھی بند کی گئی ہیں۔ مگر بہر حال، جب زبانیں بند ہوں تو قلم انسان کا، اُس وقت بھی چلتا رہتا ہے۔ اور بعض دفعہ وقتی طور پر وہ تحریریں بھی بند ہو جاتی ہیں لیکن پھر وقت ایسا آتا ہے کہ وہی تحریریں اچھل کے سامنے آجاتی ہیں، اُبھر آتی ہیں۔ اور پھر تحریر کی جو زبان ہے وہ بہت لمبا عرصہ چلتی ہے کہ بات تو کچھ عرصہ کے بعد آہستہ آہستہ یادوں سے مٹ جاتی ہیں۔ مگر تحریریں بہت لمبا عرصہ رہتی ہیں۔ چنانچہ انہی تحریروں میں سے ہمارے ایک عزیز

بہت ہی پیارے خادمِ سلسلہ الیاس مُنیر

کی بعض تحریریں ہیں جو میں نے یہاں اکٹھی کی ہیں۔ وہ اصحاب کہف بھی ہیں۔ واقعۃً بھی اصحاب کہف بن گئے اِن معنوں میں کہ خدا کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اور "رقیم" بھی بن گئے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی جیل کی ساری داستان شروع سے آخر تک اپنے ہاتھ سے لکھ کر مختلف وقتوں میں مجھے بھجوائی۔ اب اس کی آخری قسط کل موصول ہوئی۔ (یعنی ۱۹ فروری کو۔ راقم) اور اس وقت مجھے خیال آیا کہ واقعۃً ظاہری طور پر بھی اللہ تعالیٰ نے

جماعتِ احمدیہ میں اصحاب الکہف والرقیم پیدا فرما دیئے۔

وہ عمداً میں نے اس کی اشاعت روکی ہوئی ہے کسی مصلحت کے پیش نظر لیکن وہ جب اشاعت ہوگی تو جماعت کو بہت ہی ایک، جماعت کے لٹریچر میں بڑا قیمتی اضافہ ہوگا۔ اور جماعت کی تبلیغ کے لئے بھی انشاء اللہ وہ بہت ہی ممد اور مفید ثابت ہوگی، جب وہ کتاب شائع ہوگی۔

تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ایسے دَور میں سے گذر رہے ہیں جبکہ اصحاب کہف بھی ہیں، اصحاب رقیم بھی ہیں۔ اور رقیم ہونا جماعت کا کئی طرح سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کثرت سے احمدی خطوں کے ذریعے دوستوں کو یا غیروں کو تبلیغ کرنا شروع کر چکے ہیں۔ اگر وہ اپنا نام ظاہر نہیں کر سکتے تو بغیر نام ظاہر کئے، بغیر پتہ لکھے، وہ خط بھیج رہے ہیں۔ بعض لوگ رقیم بن گئے ہیں نظموں کی صورت میں۔ اس دَور میں جتنے احمدی شاعر پیدا ہوئے ہیں۔ شاید ہی کبھی کسی دَور میں اتنے شاعر پیدا ہوئے ہوں۔ شاعروں میں ایسے بھی ہیں جن کو شعر کہنا نہیں آتا۔ ٹوٹے پھوٹے لکھے ہیں جن کو وہ شعر کہہ کر یا شعروں کی شکل میں لکھ کر وہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے شعر کہے۔ لیکن اُن کے جذبات میں بڑی گہری شعریت ہے۔ اور وہ شعریت ہے جو مومن کی شاعری کا نمایاں حصہ ہوتی ہے یعنی سچائی کے نتیجے میں اُن کے اندر شعریت پیدا ہوتی ہے۔ بہت قوت ہے بہت گہرائی ہے۔ بڑا گہرا درد ہے اور بڑا اثر ہے۔ بعض ٹوٹی پھوٹی ایسی نظمیں آتی ہیں تو اتنی قوت کے ساتھ دل کو متحرک کرتی ہیں کہ بڑے بڑے شاعروں کا سجا ہوا کلام بھی وہ طاقت نہیں رکھتا اپنے اندر۔

تو اصحاب الرقیم کے دَور میں سے بھی جماعت گذر رہی ہے اور اصحاب الکہف کے دَور سے بھی، یعنی انڈر گراؤنڈ ہو کر اپنی خدمتوں سے غافل نہیں، اپنے کاموں سے غافل نہیں ہیں۔ کام کرتے چلے جا رہے ہیں۔ تو جو بھی زمانہ ہمارے لئے آتا ہے یا لے کے آسکتا ہے اس سب کا کوئی نہ کوئی علاج قرآن کریم نے بیان فرمایا ہُوا ہے اور قصص کی صورت میں ایک تاریخ لکھی ہوئی ہے جو مختلف بھیس بدل کر دوبارہ آتی ہے۔ ظاہر ہوتی ہے اور دوبارہ اپنا جلوہ دکھا کے چلی جاتی ہے۔ جو دیکھنے والی آنکھیں ہیں وہ پہچان لیتی ہیں کہ قرآن کریم نے کون کون سے قصے، کس کس وقت کے لئے محفوظ کئے ہوئے تھے۔ پہلے کس طرح ظاہر ہوئے تھے۔ اب کس شان سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ بہر حال ایک دَور ہے اس کا، اس تاریخ کا جو گزرا ہے۔ اور یہ تاریخ اب بڑی تیزی کے ساتھ

ایک نئے دَور میں بھی داخل ہو رہی ہے۔

جو جو باتیں میں نے مثالاً بیان کی ہیں یہ ساری پوری نہیں ہوئیں۔ صرف ان کا ایک حصہ ہے جو ابھی تک پورا ہُوا ہے۔ اور جو دوسرا حصہ ہے اس میں، اب یہ تاریخ داخل ہو رہی ہے اور اس کی طرف توجہ دلا کر آپ کو دعا کی تحریک کرنے کے لئے یہ میں نے اتنی لمبی تمہید باندھی ہے۔

جماعت احمدیہ کی مخالفت میں جو ظلم ہو رہے ہیں اس وقت ۔۔ وہ مجھ لگے لگے۔

کلمہ سے جنگ کی صورت اختیار کر چکے ہیں

کلمہ کے نتیجے میں پہلے تو یہ کہتے تھے کہ تم محمد رسول اللہ صلعم کا نام نہیں لے سکتے کیونکہ نعوذ باللہ من ذالک ۔ تم نے آنحضرت صلعم کی خاتمیت پہ حملہ کیا ہے اس لئے تم نے اپنا تعلق توڑ لیا ۔ اب کہتے ہیں تم اللہ کا نام بھی نہیں لے سکتے ۔ تمہارا نہ محمد صلعم سے کوئی تعلق، نہ اللہ سے کوئی تعلق۔ یعنی جب تک ہم نہیں دہریہ نہ بنا دیں مکمل اُس وقت تک ہم تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے ۔ اور بسم اللہ جن، جن کے گھروں سے نکلی یا بعض دفعہ شادی کے کارڈوں پر لکھی ہوئی نظر آئی بعض دفعہ کسی نے اپنی دکان کے ماتھے پر بسم اللہ سجائی ہوئی تھی ۔ الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی آیت کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں' یہ آیت لکھی ہوئی کہیں ملی ۔ یا کسی کے خط میں نظر آگئی ۔ اور وہ خط پکڑا گیا ۔ یہ سارے اب ایسے بھیانک جرم بن چکے ہیں پاکستان میں کہ علماء بڑی توجہ کے ساتھ ان جرموں کی نشان دہی کے لئے وقف ہوئے ہیں ۔ جس طرح پولیس کا محکمہ ہوتا ہے ایک جاسوسی کا، وہ ایسے جرائم تلاش کر رہا ہوتا ہے کہ کسی نے حکومت کے خلاف کوئی سازش تو نہیں کی' کسی نے کوئی بدمعاشی ایسی تو نہیں کی کہ اس کے نتیجے میں ملک میں اور فساد پھیلے ۔ ڈاکوؤں کی سازشیں کہاں ہو رہی ہیں' بغاوت کی سازشیں کہاں ہو رہی ہیں ۔ اس قسم کی باتوں میں' ہر ملک میں جاسوسی کے محکمے ہوتے ہیں جو کام کر رہے ہوتے ہیں ۔ مولویوں کا جاسوسی کا محکمہ اس بات پر لگا ہوا ہے کہ کسی جگہ کسی احمدی نے کہیں بسم اللہ' تو نہیں لکھی ہوئی ۔ کہیں لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ تو نہیں لکھا ہوا ۔ کہیں اذان تو نہیں دی جا رہی ۔ کہیں خدا کا نام تو نہیں بلند کیا جا رہا ۔ کہیں نمازیں تو نہیں پڑھی جا رہیں ۔ یہ بھی رپورٹیں درج ہوتی ہیں باقاعدہ کہ یہ احمدی ہو کر خدا کی عبادت کرتا ہے ۔ نمازیں پڑھ رہا ہے ۔

تو یہ اب ان لوگوں کا پیشہ بن گیا ہے ۔ اس سلسلے میں ایک احمدی نے بڑی اچھی بات مجھے لکھی ۔ کہ میری ایک دفعہ بحث ہو رہی تھی مولوی صاحب سے ۔ تو میں نے اُن سے کہا کہ تم کیا سمجھتے ہو ۔ کہ تم جوں جوں آگے بڑھ رہے ہو شرارت میں مخالفت میں اور ظلم میں ۔ جماعت احمدیہ پہ کیا اثر ہو رہا ہے ؟ اُس نے کہا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ امر واقعہ یہ ہے کہ پہلے جب ۱۹۵۳ میں یا ۱۹۷۴ میں جو فسادات وغیرہ ہوا کرتے تھے' اُن دنوں میں تم نشان لگایا کرتے تھے ہمارے گھروں پر ۔ اور تم یہ نشان لگا کر' ۱۹۷۴ تک بھی' یہ ہمیں ڈرایا کرتے تھے اپنی طرف سے ۔ کہ ہم نشان لگا گئے ہیں اور یہ خون کا نشان ہے ۔ یہ تمہاری موت کا نشان ہے ۔ یہ تمہارے نشان لگانے نے ہمارے حوصلے کم کئے ہیں یا زیادہ کئے ہیں' اس بات سے تم پہچان جاؤ کہ

اب ہم اپنے گھروں پہ نشان لگا رہے ہیں

ہم لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ خود اپنے گھروں پر اور اپنی دکانوں پہ لکھتے ہیں کہ تمہیں نشان لگانے کی ضرورت نہ پڑے ۔ ہم تو خدا کے زندہ بہادر اور شیر بندے ہیں کہ تمہارے اس خوف دلانے کے نتیجے میں ہماری جرأتیں بڑھتی ہیں' تم ہمیں کیا شکست دے سکتے ہو ۔ تو امر واقعہ یہ ہے کہ یہ اپنی طرف سے جاسوسی کر رہے ہیں لیکن ہو یہ رہا ہے کہ احمدیوں کو اس جاسوسی کی ضرورت نہیں ہے ۔ وہ تو خود کھلم کھلا ایک دفعہ جب یہ کلمہ مٹاتے ہیں تو دوسری دفعہ پھر لکھتے ہیں وہ ۔ دوسری دفعہ مٹاتے ہیں' تیسری دفعہ پھر لکھتے ہیں ۔ قطعاً اس بات کی پروا نہیں کرتے کہ اُن پر کیا گذرے گی ۔ اور چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں ۔ سارے ایک عظیم جہاد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی دلیری کے ساتھ' اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مومنانہ شان کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں

چنانچہ وہاں سے قیدیوں کی جو تصویریں آتی ہیں' اندازہ کریں وہ کیا کیا مناظر اس وقت احمدیت' آسمانِ مذہب پر

کیسے کیسے حسین مناظر نقش کر رہی ہے ۔

۷۵ سالہ بوڑھا' ۸۰ سالہ بوڑھا' وہ ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں' ہتھکڑیاں لگی ہوئی ہیں اور مسکرا رہے ۔ اور ساتھ نحوست زدہ چہرے پولیس کے اور مولویوں کے دکھائی دے رہے ہیں ۔ جو یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہم نے ان کو آخر کلمہ لکھنے کے جرم میں' یا بسم اللہ پڑھنے کے جرم میں قید میں پہنچا دیا ۔ اور جن کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ہیں اُن کے چہرے آپ دیکھیں تو حیران ہونگے' ایسا نور ہے' ایسی طمانیت ہے ان کے چہروں پر ایسا لطف ہے کہ وہ اُن کو اس طرح دیکھ رہے ہیں جس طرح بیوقوف جانور ہوں اُن کو پتہ ہی کچھ نہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں ۔ اور وہ اپنی طرف سے ظلم کر رہے ہیں' اپنی طرف سے اُن کی فتح کا نشان ہے کہ ہم نے ہتھکڑیاں پہنا دیں ۔

جن کو ہتھکڑیاں پہنائیں وہ تو پہلے ہی اللہ کے اسیر تھے ۔ وہ تو پہلے ہی اُس قید خانے میں زندگی بسر کر رہے تھے جن کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰ صلعم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ دُنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافروں کی جنت ہے ۔ تو جنہوں نے پہلے ہی وہ زنجیریں پہن رکھی تھیں اگر اُن کا ظاہری نشان بھی تم نے پورا کر دیا تو اُس سے کیا فرق پڑتا ہے اُن کو ۔ لیکن اس جماعت کو شکست تم بہرحال نہیں دے سکتے ۔ خدا تعالیٰ کی وہ دوسری تقدیر بھی تمہاری آنکھوں کے سامنے جاری ہو رہی ہے ۔ اور بڑی تیزی کے ساتھ اپنے انجام کو پہنچ رہی ہے ۔ اور تمہیں دکھائی نہیں دے رہا ۔ جتنا جتنا تم جماعت پر ظلم میں بڑھتے چلے جا رہے ہو تو یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ ملک ہی اتنا ہی زیادہ نحوستوں کا شکار ہو رہا ہے ۔

جرائم بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں ۔ بے اطمینانی زیادہ ہوتی چلی جا رہی ہے فساد پھیلتے چلے جا رہے ہیں ۔ وہ نفرت جو پہلے صرف حکومت کے لئے تھی ۔ اب آپس میں اہل وطن' ایک دوسرے سے کرنے لگے ہیں ۔ اس قدر خوفناک انجام کی طرف یہ ملک تیزی سے بڑھ رہا ہے کہ اس پر نگاہ ڈالنے سے ہول آتا ہے ۔ شمال جنوب سے مدمقابل ہو چکا ہے ۔ مہاجر اور پٹھان کے اندر نفرتیں پیدا ہو رہی ہیں ۔ پٹھان اور پٹھان کے اندر نفرتیں پیدا ہو رہی ہیں ۔ سندھی اور پنجابی کے درمیان نفرتیں پیدا ہو رہی ہیں ۔ اور ہر قسم کی نفرتیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور بڑھتے ہوئے یہ شکل میں نہایت ہی ظالمانہ طور پر عملاً دُنیا میں ظاہر ہونے لگی ہیں ۔

لبنان کے قصے آپ بڑے شوق کے ساتھ پڑھتے ہیں ۔ لیکن یوں لگتا ہے ۔ لبنان تو ایک چھوٹی سی جگہ ہے ۔

کہ یہ سارا ملک لبنان کے نقشے پر چلنے والا ہے

اور دن بدن یہ عادتیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں ۔ جماعت احمدیہ کو اب اپنے دوستوں اور اپنے حلقۂ احباب میں کھل کے بتانا چاہیئے' بتا بھی رہے ہونگے لیکن اور زیادہ واضح کرنا چاہیئے ۔ کہ تم یہ بتاؤ کہ اگر واقعۃً دین کی خدمت تھی جو تم نے شروع کر رکھی تھی' اگر احمدیت خدا کی نظر میں واقعی نہایت ہی ذلیل اور مغضوب جماعت تھی ۔ جو اس دُنیا میں سب سے بڑی فسادی اور مفتری جماعت تھی تو جس حکومت نے اس جماعت کے ساتھ دشمنی میں حد کر دی' اُس کے چہرے پر تمہیں مومنانہ شان دکھائی دینی چاہیئے ۔ اُس حکومت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی غیر معمولی غیبی تائید نظر آنی چاہیئے ۔ اُن کے اخلاق اور اُن کے کردار میں سُنت کی شان دکھائی دینی چاہیئے ۔ اور جس ملک میں یہ عظیم الشان خدمت ہو رہی ہے' اُس ملک پر خدا کی بے شمار رحمتیں نازل ہونی چاہئیں ۔ دن بدن خدا کے پیار کے زیادہ اظہار دکھائی دینے چاہئیں لوگوں کو ۔ کہ ملک جو اتنا خدمت دین میں آگے بڑھ گیا ہے ۔ اُتنا ہی اللہ تعالیٰ اُن سے زیادہ پیار کرے' اُتنا ہی اُن کے گھر بار پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں ۔ ان کی گلیاں مسلمان ہو جائیں ۔ اُن کے گھر مسلمان ہو جائیں ۔ ان کے محلے مسلمان ہو جائیں ۔ ان میں شرافت' دیانت' تقویٰ

کا اختیار بڑھ جائے۔ ان سے چوری ختم ہو جائے، ان سے ڈاکہ ختم ہو جائے، ان سے غبن ختم ہو جائے، رشوت ستانی جاتی رہے۔ نیکی کے نتیجے میں، خدا تعالےٰ کی طرف سے جو رحمتیں نازل ہو کرتی ہیں، وہ تو اس طرح نازل ہوا کرتی ہیں۔ اس قسم کے آثار ہیں جو ظاہر ہوا کرتے ہیں۔

اگر برعکس صورت پیدا ہو رہی ہے، تو تُمہیں کیا حق ہے خدمتِ دین کہنے کا تم کیا حق رکھتے ہو؟ کیوں تمہیں دکھائی نہیں دے رہا کہ جتنا تم احمدیت کی دشمنی میں آگے بڑھتے چلے جا رہے ہو۔ اتنا زیادہ

خدا کے غضب کے نیچے آتے چلے جا رہے ہو۔

تمہارا دین جتنا بھی تھا، خدا کی ستاری کے پردوں کے نیچے تھا۔ اب تو وہ پردے پھٹ رہے ہیں۔ اب تو اندر سے نہایت بھیانک اور ایسی خوفناک شکلیں ظاہر ہو رہی ہیں کہ جس طرح ناسور سے پردہ اُٹھے تو آنکھوں کو دھکا لگتا ہے۔ اس طرح سوسائٹی سے جب یہ ستاری کے پردے اُٹھیں تو ایسے ایسے بھیانک پھوڑے ایسے ایسے بھیانک ناسور دکھائی دینے لگے ہیں کہ چیخ اُٹھا ہے ملک۔ کراچی میں جو دردناک واقعات ہوئے ہیں۔ آپ اُن کے متعلق اہلِ قلم کی تحریریں دیکھیں۔ اُن کی نظمیں پڑھیں۔ تو اُس وقت آپ کو اندازہ ہوگا۔ باہر بیٹھے آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ کیسے خوفناک واقعات گذر گئے ہیں۔ اُن کی تحریریں پڑھیں گے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ کیا گذری تھی ملک کے اوپر۔ یعنی مسلمان شاعر اور ادیب یہ لکھ رہے ہیں کہ پارٹیشن (PARTITION) کے وقت جو سکھوں نے مسلمانوں پر ظلم کئے تھے یا مسلمانوں نے یہاں مقابل پر غیر مذہب والوں پر ظلم کئے تھے، بعض کہتے ہیں کہ ہم جس دور سے گذر کے آئے ہیں۔ وہ ان نظاروں کے سامنے وہ پُرانی باتیں جو ہیں ماند پڑ جاتی ہیں۔ جیسی بہیمیت جیسی سفاکی بعض مسلمانوں نے بعض دوسرے مسلمانوں کے خلاف دکھائی ہے، اس کا کوئی آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اور یہ نفرتیں ختم نہیں ہوئیں۔ اور نفرتوں کے بیج بوئے جا چکے ہیں جو پرورش پا رہے ہیں۔ اور اسی طرح، جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا، ایک طرف مہاجر اور پٹھان کے درمیان جو دشمنیوں کے بیج بوئے گئے ہیں، یہ صرف مہاجر پٹھان کے درمیان نہیں ہیں۔ کئی قسم کی شکلوں میں یہ نفرتیں ظاہر ہو رہی ہیں، پنجابی سندھی پٹھان مقامی اور پٹھان مہاجر۔ ابھی آج ہی ایک اخبار میں خبر تھی کہ پشاور میں ایک بم کے دھماکے میں ۸ آدمی ہلاک ہوئے اور غالباً ۵۰ یا کچھ اس کے لگ بھگ شدید زخمی ہوئے اور مقامی لوگوں نے مہاجروں کے دفتروں پر حملہ کیا اور مہاجروں نے اُس کے مقابل پر حملہ کر کے کئی دکانیں لوٹیں اور اچھا خاصہ فساد برپا ہوا۔

امن اُٹھتا چلا جا رہا ہے۔ بے اطمینانی بڑھتی چلی جا رہی ہے یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ یہ

خدا تعالےٰ کی طرف سے ناراضگی کا اظہار ہے۔

خدا تعالےٰ اپنے پیاروں کی گستاخی برداشت نہیں کیا کرتا۔ خدا کے پیارے تو انتقام نہیں لیتے۔ نہ لے سکتے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ ذو الانتقام بھی ہے۔ وہ اپنے مظلوم بندوں کا انتقام لیتا ہے۔ اور بعض دفعہ ظلم اتنے بڑھ جاتے ہیں کہ استغفار اگر آپ اُن کے لئے کریں تب بھی وہ استغفار نہیں سُنی جائے گی۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو خوب کھول دیا ہے۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میں جانتا ہوں بھاری اکثریت ہے۔ بہت کم ہیں جو حوصلہ چھوڑتے ہیں اور بد دعا پر اُتر آتے ہیں مگر بہت بھاری اکثریت ہے جو اپنے ان دشمنوں کے لئے اپنے ظلم کرنے والوں کے لئے بھی دعائیں کر رہی ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے اور انہیں عذاب سے بچائے۔ لیکن بعض مواقع پر مومنوں کی استغفار بھی ظالموں کے لئے کام نہیں آتی۔ خصوصاً جب خدا کے پیاروں کی گستاخی اور ہتک کی جائے تو اُس وقت اللہ تعالےٰ کا غضب بھڑکتا ہے۔ قرآن کریم میں آنحضرت صلعم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ...... اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر تو ان ظالموں کے لئے ستّر دفعہ بھی استغفار کرے تب بھی خدا ان کو نہیں بخشے گا۔ بعض نادان اس بات کو سمجھتے نہیں۔ وہ حیران ہو کر دیکھتے ہیں کہ اللہ کا رسول اتنا پیارا، تمام انبیاء کا سردار، اور اس کو خدا فرما رہا ہے کہ تو ان کے لئے

ستّر دفعہ بھی استغفار کرے

تو میں نہیں بخشوں گا۔ گویا وہ رحمدل ہے اور اللہ تعالےٰ نعوذ باللہ من ذالک ظالم ہے اُس کا رحم تو جوش میں آیا ہوا ہے جس نے اپنی رحمت ارحم الراحمین سے سیکھی تھی، لی تھی، حاصل کی تھی، اور جو ارحم الراحمین ہے۔ اُس کی رحمت بخشش میں ہی نہیں آ رہی بلکہ اس کا غضب رحمت پر نعوذ باللہ غالب نظر آتا ہے۔ وہ اس راز کو نہیں سمجھتے کہ یہ جو جرم ہے جس کا ذکر ہو رہا ہے، اُن منافقوں کا جرم تھا۔ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خلاف بولنے والوں اپنی گستاخی کرنے والوں کو معاف کرنے کے لئے غیر معمولی طاقت رکھتے تھے۔ اس لئے منافقوں کے سردار نے جب آپ کے متعلق نہایت ہی نازیبا، بلکہ نازیبا کا لفظ تو اس کے لئے زیبا نہیں، نہایت ہی ظالمانہ کلمات کہے۔ انتہائی گستاخانہ۔ ایسے کہ دُہرائے نہیں جاتے آج۔ اُس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو ہر قسم کی نفس کی خواہش سے پاک تھے۔ آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ میں اس کے لئے استغفار کروں گا۔ اور چونکہ اللہ کو اپنے نبی کی غیرت ہوتی ہے اور بے انتہا غیرت ہوتی ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے یہ فیصلہ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے استغناء کی شان جیسی بھی دکھا رہا ہے، یہ اُس کے اوپر سجتی ہے۔ لیکن مجھ پر یہ سجتا ہے کہ ان ظالموں کو میں معاف نہ کروں۔ پس وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جرم کے مرتکب لوگ تھے جن کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ اگر ستّر دفعہ بھی تو نے استغفار کی تب بھی میں ان کو معاف نہیں کروں گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حُسنِ سیرت دیکھیں کہ اس بات کو سُن کر یہ نہیں فرمایا کہ اچھا پھر میں استغفار نہیں کرتا۔ فرمایا۔ اچھا میں ستّر سے زیادہ مرتبہ استغفار کروں گا۔ عجیب شان ہے ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ ان ظالموں کو پتہ ہی کچھ نہیں کہ کس کی غلامی کا دم بھر رہے ہیں، نعوذ باللہ من ذالک، یہ خود کس کی طرف منسوب ہو رہے ہیں۔

ان کو پتہ ہوتا کہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کیا ہے

تو یہ دعا کرتے اُن کی طرف منسوب ہونے سے۔ اُدھر یہ عالم تھا یہ شان تھی۔ اِدھر یہ حال ہے کہ کلمہ پڑھنا جرم بن گیا ہے، بسم اللہ کہنا جرم بن گیا ہے، اللہ کا نام لینا جرم بن گیا ہے۔ اُن کے جرائم کی فہرست بھی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جو آنکھیں نکالنا، یا جبر زنا کرنا، چھوٹے بچوں کو قتل کر دینا، اغوا کر لینا۔ لوٹنا، ڈاکے مارنا، عورتوں کے سروں کی چادریں اُتار لینا، اُن کی عصمت دری کرنا، ہر قسم کے گناہ، ہر قسم کے ظلم، ہر قسم کی سفاکی کی فہرست، پاکستان میں دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور اُدھر احمدیوں کے جرائم کی فہرست بھی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ بسم اللہ کہنے والے، اللہ کا نام لینے والے، لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے، خدا تعالےٰ اور محمد مصطفیٰ (صلعم) کے عشق کے گیت گانے والے۔ عبادتیں کرنے والے یہ جرائم ہیں جو آپ دیکھ لیں، پاکستان کے جرائم کی فہرستیں۔ اُدھر اُن کے جرائم کی فہرستیں بڑھ رہی ہیں، اِدھر ہمارے جرائم کی فہرستیں بڑھ رہی ہیں۔ یہ غیر مسلمین کے جرائم ہیں اور وہ مسلمانوں کے جرائم ہیں جو پہلوں نے پہلے بھی بتائے تھے۔

تو یہ جماعت احمدیہ کے اوپر جو چاہیں کریں۔ جتنا چاہیں زور لگا لیں مگر وہ تاریخیں جو خدا تعالےٰ دُہرا رہا ہے، یہ ضرور دُہرائی جائیں گی اور اپنے انجام

تک پہنچیں گی۔ اور کوئی نہیں ہے جو ان تاریخوں کا رُخ بدل سکے۔ حضرت بلال رضؓ کی تاریخ بھی آپ دیکھ لیں۔ پاکستان کی گلیوں میں دُہرائی جارہی ہے کہ نہیں دُہرائی جارہی۔ لیکن آخر وہی لوگ جو بلال رضؓ پر ظلم کرتے نہیں تھکا کرتے تھے۔ اُن کے پھر دل ایسے پلٹے اور خدا تعالےٰ نے بلال رضؓ کی شان اس طرح ظاہر فرمائی کہ وہی لوگ بلال رضؓ کی جوتیوں کی خاک کہلانے میں بھی عزت محسوس کرنے لگے۔ سیّدنا بلال رضؓ کہہ کہہ کر عظیم صحابہؓ نے اُن کی عزت افزائی کی۔ اور فتح مکّہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان فرما دیا کہ آج اگر کوئی جان کی پناہ چاہتا ہے تو ایک بلال رضؓ کا جھنڈا بھی وہ جھنڈا ہے جس کے نیچے جو بھی آئے گا وہ میری معافی کا حقدار بن جائے گا۔

کتنا عظیم الشان وہ وجود تھا جس نے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی خاک سے ثریا سے بلند تر عظمتیں حاصل کرلیں اور آج آپ اس دَور میں سے گذر رہے ہیں۔ اور کھلم کھلا قدم بقدم بلال رضؓ کے نقش پا پر آگے بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ اور

ایک بلال رضؓ کے ہزار ہا بلال رضؓ پیدا ہو رہے ہیں۔

ایسی برکت ملی ہے بلالی دَور کو اور یہ چودہ سَو ۱۴ سال کے بعد واقعہ رونما ہوا ہے کسی انسان کی طاقت میں تھا بھلا کہ خود اپنے زور سے اپنی قوت سے اس تاریخ کو دہرا لیتا۔ تو جہاں بلال رضؓ کی قربانیوں کی تاریخ دہرائی جارہی ہے وہاں بلال رضؓ کے انعام کی تاریخ بھی ضرور دہرائی جائے گی۔ آپ ایک لمحہ کے لئے بھی مایوس نہ ہوں۔ خدا نے ساری عظمتیں اور ساری رفعتیں اور ساری عزتیں آپ کے لئے رکھی ہوئی ہیں۔ آپ لازماً بالآخر غالب آئیں گے اور کوئی نہیں ہے جو اس غلبہ کو تبدیل کر سکے۔ اس یقین کے ساتھ آگے بڑھیں۔

جہاں تک دشمن کا تعلق ہے دشمن کا تو مقدر ہی یہی ہے کہ یہ بولتا رہتا ہے۔ یہ پیچھے پڑا رہتا ہے۔ آپ ان کی طرف توجہ دیں تب بھی یہ آپ کو گالیاں دیتے رہیں گے توجہ نہ دیں تب بھی گالیاں دیتے رہیں گے۔ اس لئے اپنے کام سے کیوں غافل ہوتے ہیں۔ آپ تبلیغ کریں تب بھی یہ آپ پر جُرم لگائیں گے۔ تبلیغ نہ کریں تب بھی جرم لگائیں گے۔ انہوں نے چھوڑنا تو آپ کو ہے نہیں اس لئے اپنے نیک کاموں سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں اور ترک کچھ نہ کریں۔ وہ لوگ جو اس خیال سے پاکستان میں تبلیغ چھوڑ چکے ہیں کہ اب تبلیغ بند ہوگئی ہے اور بڑی سختی ہو رہی ہے اور ہم تبلیغ کریں گے تو ہمیں یہ یہ مصیبتیں پڑیں گی۔ یہ اُن کا واہمہ ہے۔ جو تبلیغ نہیں کریں گے اُن پر بھی تبلیغ کا الزام لگنا ہی لگنا ہے کیونکہ مخالف جھوٹے ہیں۔ اس لئے اگر تبلیغ نہ کر کے آپ قید میں جائیں گے تو یہ گناہ بے لذت ہے۔ کوئی فائدہ ہی نہیں اس سزا کا کوئی اجر آپ کو نہیں ملے گا۔ کہ

جب جانا ہی ہے تو پھر تبلیغ کر کے قید میں جائیں

تاکہ خدا کے پیار کا مورد بنیں، اللہ تعالےٰ آپ کی ان ادنیٰ سی قربانیوں کو اپنی رحمتوں اور پیار سے نوازے۔ اجر تو پائیں اُس قربانی کا۔ اس بات کو یاد رکھیں بہر حال کہ جو چاہیں آپ کریں۔ نرمی اختیار کریں۔ سختی اختیار کریں، اعراض کریں یا ان کے مقابل پر کھڑے ہوں جو چاہیں آپ کریں۔ انہوں نے آپ کا پیچھا نہیں چھوڑنا۔ اور یہ پیچھا کرنے میں یہ فخر کرتے ہیں اور فخر کرتے چلے جائیں گے کیونکہ ان کے مقدر میں یہ بات لکھی ہوئی ہے۔ خدا تعالےٰ نے پہلے سے ہی بیان فرما دیا ہے کہ انہوں نے خود آپ کا پیچھا کرنا ہے۔ یہ تو فخر سے اعلان کرتے ہیں کہ ہم تعاقب کر رہے ہیں۔ اور تعاقب کرتے کرتے سانس چڑھ گئے ہیں، ہانپنے لگ گئے ہیں۔ جہاں جہاں احمدیت زور دکھائے گی ہم اس کے تعاقب میں پہنچیں گے۔ ہم اُس کے پیچھے دوڑیں گے۔ اور ہم کوشش کریں گے کہ ان کی ترقی بند ہو جائے۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خدمتِ دین ہے۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو ایک اور طرح سے بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے۔ ولو شئنا لرفعناه بها ولكنه أخلد إلى الأرض واتبع هواه فمثله كمثل الكلب ۔ ان تحمل عليه يلهث ۔ او تتركه يلهث ذلك مثل القوم الذين كذبوا بآياتنا فاقصص القصص لعلهم يتفكرون ۔

کہ اگر ہم چاہتے تو یہ جو نعمتِ نبوت عطا فرمائی ہے۔ اس کے ذریعے ہم اس شخص کا درجہ، یا اگر قوم کی طرف اشارہ ہو تو اُس قوم کا مقام بہت بلند کر دیتے۔ ضمیر تو ایک شخص کی طرف گئی ہے۔ لیکن بات کا مضمون بتا رہا ہے کہ قومی طور پر ایک مضمون ایک تمثیل کے رنگ میں بیان کیا جا رہا ہے۔ فرماتا ہے۔ اگر ہم چاہتے تو اس کا جس کی ہم مثال دے رہے ہیں اس کا مرتبہ نور نبوت کے ذریعے بہت بلند کر دیتے۔ لیکن اس نے زمین کی طرف جھکنا اختیار کر لیا۔ اُسے اپنے لئے پسند کیا۔ فمثله كمثل الكلب.... تو پھر اس کی مثال ایک کتے کی سی ہے۔ ان تحمل عليه يلهث..... تو خواہ اس کے اوپر اُٹھائے تب بھی بھونکتے بھونکتے اور تیرا تعاقب کرتے کرتے اس کو سانس چڑھنا ہی چڑھنا ہے۔ او تتركه يلهث.... اسے چھوڑ بھی دے تب بھی اس نے یہی کام کرنا ہے۔

ایسا عجیب نقشہ کھینچا ہے

آپ کسی جگہ سفر پہ جا رہے ہوں، تو بعض قافلوں کے کُتے بیٹھے ہوئے یا گاؤں کے پاس سے گذریں تو گاؤں کے کُتے آپ پر حملہ کرتے ہیں۔ وہ نہ کاٹنے والے بھی ہوں۔ اور اکثر نہیں کاٹتے، تو دوڑتے ہوئے آتے ہیں اور جب آپ ہاتھ اُٹھاتے ہیں یا زمین کی طرف روڑے کے لئے جھکتے ہیں تو وہ دوڑ جاتے ہیں۔ اور آپ اُن کو چھیڑیں یا نہ چھیڑیں۔ ماریں یا نہ ماریں، اُنہوں نے ضرور یہ کرنا ہے اور ہمیشہ یہی کرتے ہیں۔ یہ اُن کا مقدر ہے یہ اُن کی فطرت ہے۔ تو خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ انہوں نے تو دوڑ دوڑ کے اپنے لئے سانس چڑھانا اپنا مقدر بنا لیا ہے۔ یہ تو تمہارا تعاقب کرتے رہیں گے۔ ہانپتے رہیں گے۔ کانپتے رہیں گے، بُرا حال رہے گا اس لئے تمہارے روڑا اُٹھانے یا روڑا پھینکنے کے ساتھ اس کا کوئی تعلق بھی نہیں۔ انہوں نے اپنا کام بہر حال یہی کرنا ہے اور یہی کرتے چلے جائیں گے۔ اس لئے تم کیوں اپنی کوششوں سے غافل ہوتے ہو۔ کیوں اپنی رفتار میں کمی آنے دیتے ہو۔ تم نے جو عظیم فاصلے طے کرنے ہیں وہ کرتے چلے جاؤ۔ غافل رہو اس بات سے، بے پرواہ رہو کہ یہ کیا کرتے ہیں اور کیا کریں گے۔ اِن کے مقدر میں بہر حال ہانپنا کانپنا لکھا ہوا ہے یہ تو اسی طرح مارے جائیں گے۔ اس لئے ان کے ساتھ تو یہی ہوگا

خدا کی تقدیر نے ان کو سانس چڑھا چڑھا کے مارنا ہے

یہ آپ کا تعاقب کر کر کے بُرے حال ہو کر ہر کوشش کے بعد ناکام اور نامراد ہونگے اور دیکھیں گے کہ ہاں ہم ناکام اور نامراد ہوئے ہیں۔ ساری تاریخ جماعتِ احمدیہ کی بتا رہی ہے۔ یہی ہوتا رہا ہے۔ اس لئے آپ اپنی کوششوں میں کمی نہ آنے دیں۔ جو کام آپ کے مقدر ہیں اُن کے اُوپر نظر رکھیں اور آگے بڑھتے چلے جائیں۔ ایک دن، ایک لمحہ بھی اپنے اوپر غفلت کا نہ آنے دیں۔ ہر حال میں آپ نے ترقی کرنی ہے ہر حال میں آپ نے فاصلے طے کرنے ہیں۔ ایک حملہ آوروں کا قافلہ آپ پیچھے چھوڑ جائیں گے تو آگے پھر آپ کی راہ میں کوئی اور بیٹھا ہوگا۔ مستقل آپ کو کبھی امن نصیب نہیں ہو سکتا۔ جب تک آپ اپنی منزل کو نہ پالیں۔ اور یہ ضروری ہے آپ کے لئے۔ آپ کو بیدار رکھنے کے لئے، آپ کو ہوشیار رکھنے کے لئے۔ آپ کے اندر قوتِ مدافعت پیدا کرنے کے لئے۔ اپنے مقاصد اور اپنے رُخ کی طرف، ہمیشہ نظر رکھنے کی خاطر خدا تعالےٰ نے یہ انتظام کر رکھے ہیں۔ یہ تو آپ کے ساتھ چلے گا۔ بہر حال چلے گا۔ آج کچھ ہونگے تو کل کچھ اور

آجائیں گے۔ نام بدلے جائیں گے۔ حرکتیں یہی ہوں گی۔ کہ دوڑ دوڑ کے اُنہوں نے سانس چڑھا چڑھا کے مرنا ہے۔ آپ نے آگے بڑھ بڑھ کر خدا کے رستے پر مزید قدم بڑھاتے ہوئے جانیں دینی ہیں۔ ایک مقصد کی خاطر۔ ایک معین رُخ پر آپ نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔

اور اس سفر میں

ان کی مذموم حرکتوں کو ہرگز اجازت نہیں ملنی چاہیئے کہ وہ کسی قسم کا بد اثر ڈال سکیں۔ آپ کی رفتار کو روک سکیں، آپ کی توجہ کو بانٹ سکیں، اس طرح کہ آپ اپنی زندگی کے اعلیٰ مقاصد کو بھلا دیں۔ پس خواہ آپ سطح زمین پر بسنے والے احمدی ہیں تب بھی آپ نے آگے ہی بڑھنا ہے۔ خواہ آپ زیر زمین جانے والے یعنی انڈر گراؤنڈ ہونے والے احمدی ہیں، اصحاب کہف بن چکے ہوں تب بھی آپ نے کام کرتے چلے جانا ہے۔ احمدیت کے اوپر کوئی غفلت کا لمحہ کوئی بے عملی کا لمحہ نہیں آنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ آخر پر میں آپ کو دُعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ جو میں نے حالات بتائے ہیں، پاکستان کے متعلق، اس کے نتیجہ میں کوئی احمدی جو پاکستانی احمدی ہو وہ خوش نہیں ہو سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض دفعہ جماعت جب ان باتوں کو دیکھتی ہے۔ تو اُس کے دل میں ایک تحریک پیدا ہوتی ہے ایک حرکت پیدا ہوتی ہے۔ ایک موج پیدا ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ اُس کا صحیح تجزیہ کیا جائے۔

ظلم کے نتیجے میں خوشی کی وجہ نہیں

اگر ہے تو وہ جھوٹی لہر ہے وہ احمدی ناقص احمدی ہے۔ اُس کے دل میں جو موج پیدا ہوتی ہے یا ہونی چاہیئے وہ اللہ تعالےٰ کی حمد کی موج ہونی چاہیئے۔ اس خیال کے ساتھ، دل میں شکر پیدا ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے جو وعدے جماعت سے کئے تھے وہ پورے کر رہا ہے جو وعدے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ کئے تھے وہ پورے کر رہا ہے۔

اِنّی معینٌ من ارادَ اعانتکَ کا وعدہ بھی پورا ہو رہا ہے۔ اِنّی مہینٌ من ارادَ اہانتکَ کا وعدہ بھی پورا ہو رہا ہے۔ اس حد تک تو دل میں اگر تموج پیدا ہو ایک حرکت پیدا ہو۔ وہ قابل ستائش ہے قابل مذمت نہیں۔ لیکن اپنے بھائیوں کے اوپر دوسرے بھائی ظلم کر رہے ہوں، سفاکانہ، انسان کی عزتیں لوٹی جا رہی ہوں۔ بچے یتیم بنائے جا رہے ہوں۔ چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں اور عورتوں کو جھلسا جھلسا کر جلتی ہوئی آگوں میں پھینکا جا رہا ہو۔ اور اغواکر کے لڑکیاں، اُن کی عزتیں لوٹی جا رہی ہوں اور پھر اُس کے بعد ان کو قتل کر کے بھیانک طریقے پر سڑکوں پر اُن کی لاشیں پھینکی جا رہی ہوں، کون احمدی ہے جس کے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی ہے جو ان باتوں سے خوش ہو سکتا ہے۔ یہ نہایت ہی خوفناک ظلم ہیں جنہیں ہر شریف انسان مذمت کی اور تکلیف کی نظر سے دیکھے گا اس لئے ہرگز کسی احمدی کے لئے، ایک لمحہ کے لئے، ایک ذرہ برابر بھی ان باتوں پر خوشی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں خدا تعالےٰ کی طرف سے جو پکڑ ظاہر ہوتی ہے اُس کے نتیجے میں خدا تعالےٰ کے وعدے پورے کرنے کے خیال کی طرف جو دھیان جاتا ہے وہ بالکل ایک اور مضمون ہے۔ اس کے نتیجے میں انسان کی انسانیت کے اُوپر حرف نہیں آتا۔ انسان کی انسانی قدریں قربان نہیں ہوتیں۔ حضرت رسول اکرم صلعم کی ساری زندگی کا آپ مطالعہ کریں۔ خدا تعالےٰ کے وعدوں کے پورا ہونے پر آپ شکر بھی فرماتے تھے اور دشمن کی ہلاکت پر آپ درد بھی محسوس فرماتے تھے۔ بلکہ اُس دشمن کی ہلاکت پر بھی درد محسوس فرماتے تھے جس کی ہلاکت ابھی واقع ہی نہیں ہوئی تھی جس کے متعلق خبر دی جاتی تھی۔ پس ہم نے

آنحضرت صلعم کی سنّت کو اپنانا ہے

اور یہی سنّت ہماری بقا کا موجب بنے گی۔ اس لئے آپ اگر پاکستانی ہیں تو آپ پر دوہرا فرض ہے کہ اس ملک کے لئے دُعا کریں۔ اللہ تعالےٰ ان کو عذاب سے بچائے۔ اللہ تعالےٰ ان کو اپنی پکڑ سے اس طرح محفوظ رکھے کہ ہمارے دل بھی ٹھنڈے کرے اور اُس کے لئے اللہ تعالےٰ کے پاس بے شمار رستے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا آپ کو کہ یہ دُعا کریں کہ ہمارے دل اُسی طرح جلتے رہیں ان کے ظلم دیکھ کر اور اللہ تعالیٰ ان سے کوئی معاملہ بھی نہ کرے۔ ہرگز میں یہ نہیں کہہ رہا۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ یہ دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت دے وہ جو ظلم کرنے والے ہیں، حضرت مسیح موعودؑ کی گستاخی کرنے والے ہیں، وہ سلام بھیجنے والے بن جائیں وہ جو احمدیت کی مخالفت کر رہے ہیں، احمدیت کی راہ میں آگے بڑھ کر قربانیاں دینے والے بن جائیں وہ جو آپ پر ظلم کر کے آپ کے بہتے ہوئے آنسوؤں پر ہنسا کرتے تھے وہ اپنے مظالم کی یاد سے خود روئیں آپ کے سامنے۔ اور آپ اُن کے آنسوؤں پہ ہنسیں نہیں بلکہ پیار اور محبت سے اُن کے آنسوؤں پر پھر آنسو بہائیں۔ یہ جو انتقام ہے یہ جو دل کی تسکین کا سامان ہے۔ اُس جیسا نہ کوئی انتقام ہے نہ کوئی تسکین کا سامان ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ایک پشیمان آدمی کی پشیمانی کو دیکھ کر ایک سچے دل میں جو تسکین اور اطمینان کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ایک منتقم دل میں ہزار انتقام کے بعد بھی پیدا نہیں ہو سکتے۔ پس بُرا دیکھ کر اپنے دلوں کو ٹھنڈا کرنے کی دُعائیں نہ کریں۔ آپ کو دل کی ٹھنڈک چاہیئے۔ آپ کو دل کی طمانیت چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ کے پاس ہزار رستے ہیں آپ کے دلوں کو ٹھنڈا کرنے کے۔ وہ غضب کو بھڑکائے بغیر بھی دلوں کو ٹھنڈا کر سکتا ہے۔ ورنہ امر واقعہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے خدا کے نشان دیکھے ہیں عذاب کے اور سزا کے قریب سے، وہ جانتے ہیں کہ اُن میں کوئی لذت نہیں ہے۔ استغفار کا مقام ہے، خوف کا مقام ہے۔ کسی کی بگڑی ہوئی فطرت ہو تو وہ لذت پائے گا اُس سے لیکن حقیقت میں

عبرت تو حاصل ہو سکتی ہے

لذت حاصل نہیں ہوا کرتی خدا کے غضب کے بعد۔ بعض دفعہ چھوٹے چھوٹے واقعات بھی ہوتے ہیں مجھے ایک احمدی دوست نے خط لکھا کہ ایک اُن کا افسر تھا جو حضرت مسیح موعودؑ کی گستاخی میں دن بدن بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اور چونکہ افسر تھا۔ ویسے بھی اُس کے سامنے یہ کچھ نہیں کر سکتے تھے مگر کہتے ہیں صبر کی تعلیم تھی۔ میں بہت صبر کرتا رہا۔ لیکن ایک دن اُس نے اتنی گستاخی کی۔ ایسا گند بولا کہ میرے دل سے بے اختیار بد دُعا نکل گئی اور میں نے اُس کو کہا کہ خدا تیرے گلے میں، جہاں سے آواز نکل رہی ہے، کیڑے ڈالے، تیری زبان بند ہو جائے اور تو ذلت کی موت مرے۔ کہتے ہیں اُس کے بعد میں پشیمان بھی ہوا لیکن اب تو میں اتنا استغفار کر رہا ہوں اور اتنا ڈر رہا ہوں کہ میں نے کیوں ایسی بات کہی کہ اُس کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد، ایک دو ہفتے کے اندر اندر واقعۃً اُس شخص کے گلے میں کوئی ایسی بیماری پڑی کہ اُس کی آواز بند ہو گئی اور انتہائی دردناک حالت ہو گئی۔ ایسے کوئی جراثیم تھے جن کے متعلق وہ کہتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ نوعیت کیا تھی مگر اتنا شدید عذاب میں مبتلا تھا کہ چند دن اس عذاب میں مبتلا رہا کر، بات نہ کرنے کے لائق، بات کرنے کی اہلیت جاتی رہی ہاتھ سے، اور اسی حالت میں مر گیا۔ اُنہوں نے مجھے جو خط لکھا وہ کہتے ہیں، میں اُس وقت سے استغفار کر رہا ہوں۔ آپ نے تو ہمیں کہا تھا صبر کرو دشمن کے لئے بھی بد دُعائیں نہ کرو۔ اُس وقت میرے منہ سے بد دُعا نکل گئی لیکن جو اُس کی دردناک حالت دیکھی ہے مجھے اب چین نہیں آ رہا کہ کیوں میں نے ایسی حرکت کی۔ تو میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ صاحب تجربہ جانتے ہیں کہ جب خدا کا عذاب نازل ہو رہا ہو اور آپ قریب سے دیکھ رہے ہوں تو خواہ آپ کی بد دُعا کے نتیجے

میں ہی ہو تب بھی دل کو چین نہیں آتا۔ کیونکہ

مومن کی انسانیت کا معیار

بڑا بلند ہو چکا ہوتا ہے۔ مومن کی بنی نوع انسان کی ہمدردی کا معیار بہت بلند ہو چکا ہوتا ہے۔ اسے عام پیمانوں پر نہیں جانچا جا سکتا۔

تو اس لئے آپ اپنی دُعاؤں میں حوصلہ پیدا کریں۔ اور اس ملک کی بقا کے لئے ضرور دُعا کریں۔ ورنہ جو حالات ظاہر ہو رہے ہیں وہ بہت ہی خطرناک ہیں۔ اگر خدانخواستہ اسی طرح یہ اپنے ظلم اور سفاکی میں آگے بڑھتے رہے اور آپ کی دُعاؤں نے اس ملک کو نہ بچایا تو پھر دُنیا کی کوئی چیز اس ملک کو بچا نہیں سکتی۔

خطبہ ثانیہ

چونکہ عصر کا وقت اب ذرا پیچھے ہٹ گیا تھا اس لئے مَیں نے امام صاحب سے کہا تھا کہ اعلان کر دیں کہ آج کے جمعے سے پھر (عصر کی نماز جمعہ کی نماز کے ساتھ) جمع نہیں ہوا کرے گی۔ کیونکہ جمعہ کی مجبوری یہ تھی کہ جمعہ ختم ہوتے ہوتے عصر کا وقت شروع ہو جاتا تھا۔ لیکن اب مَیں نے دیکھا ہے کہ آج خطبہ کوئی ضرورت سے زیادہ بڑا لمبا ہو گیا ہے۔ میرا خیال تھا چھوٹا کرنے کا۔ بہر حال باتوں سے باتیں نکلتی چلی جاتی ہیں یا دآ جاتی ہے کوئی اور بات۔ بہت زیادہ لمبا ہو گیا ہے۔ اب تو نماز پڑھتے پڑھتے پھر عصر کا وقت آ جائے گا۔ اس لئے آج کے جمعے میں تو جمع ہو گی نماز عصر کے ساتھ۔ اور انشاء اللہ آئندہ کچھ عصر اور پیچھے ہٹ جائے گی کچھ مَیں خطبہ چھوٹا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اب

کچھ دوستوں کی وفات کی اطلاع ملی ہے۔

اور بعض اُن میں سے سلسلے کے پُرانے خدمت کرنے والے واقفین زندگی تھے۔ بعض ایسے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں جو سلسلے میں خدمت کے لحاظ سے بڑی شہرت رکھنے والے ہیں۔

مولوی صدر دین صاحب جو سابق مبلغ ایران تھے، اُن کی وفات کی اطلاع ملی ہے لاہور سے۔ ہارٹ اٹیک HEART ATTACK ہوا ہے۔ وفات پا گئے۔ فارسی میں انہوں نے بہائیوں کے خلاف خصوصیت کے ساتھ بہت اچھی کتابیں لکھی تھیں جو اُس زمانے میں جب انہوں نے لکھیں تو کافی ایران میں شہرت پا گئی تھیں۔ اور بڑے اچھے تبصرے اُن پر لکھے گئے۔ مَیں نے کہا ہے ساقی صاحب کو نکالیں، اب کچھ فارسی بدل گیا ہے، اُس کے مطابق اس کی تھوڑی سی اصلاح کر کے، انشاء اللہ اُن سے پھر استفادہ کیا جائے گا۔

مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے صاحبزادے، یہ وقفِ جدید کے آغاز میں ہی وقف کرنے والے جو لوگ تھے اُن میں یہ بھی شامل تھے۔ اور ایک عرصہ تک وقفِ جدید میں میرے ساتھ بھی کام کرتے رہے ہیں۔ بہت اچھے قادر الکلام شاعر بھی اور بہت اعلیٰ پائے کے ادیب۔ اپنے آباء سے بہت سے نشان انہوں نے ورثہ میں پائی تھیں۔ ان کا بھی اچانک ہارٹ فیلیور (HEART FAILURE) ہوا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ شادی کر لی تھی! انہوں نے ورنہ بہت دیر سے دوست کہتے بھی رہتے تھے، شادی پر مائل نہیں ہوتے تھے۔ اپنا ایک فقیرانہ مزاج تھا۔ کہتے تھے مَیں نے کیا کرنی ہے شادی، بہت اعلیٰ قسم کی نسلیں چھوڑ کے جاؤں تو تب مَیں شادی کروں۔ تو اس قسم کی باتیں ایک صوفیانہ مزاج کی وجہ سے کیا کرتے تھے۔ لیکن آخر اللہ تعالیٰ نے دل کو مائل فرما دیا اور اب ان کا ایک بیٹا بھی ہے چھوٹا، اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے باپ اور دادا کی خصوصاً تمام نیکیوں کا وارث بنائے۔

ایک ہمارے ربوہ کے مشہور مستری تھے، مستری فیروز دین صاحب بجلی والے۔ اُن کی وفات کی بھی اطلاع ملی ہے۔

ایک ہمارے چوہدری نور احمد صاحب میر پور خاص کے، ان کی والدہ کی وفات کی اطلاع ملی ہے۔ چوہدری نور احمد صاحب کے والد بھی خدا کے فضل سے اپنے اخلاص اور دین کی قربانی میں بہت اونچا مقام رکھتے تھے، ماشاء اللہ۔ اسی طرح حافظ محمد رمضان صاحب کے بڑے داماد مکرم محمد لطیف صاحب زرگر وفات پا گئے ہیں۔ اور مختار احمد صاحب ہاشمی جو خدمتِ درویشان میں انچارج دفتر ہوا کرتے تھے، اُن کی وفات کی بھی اطلاع ملی ہے۔ ان سب کی نماز جنازہ غائب عصر کے بعد ہو گی +

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کو منعقد ہو گا!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرما دی ہے!

احباب دُعا کریں جماعت کے لئے جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسے جماعت کے لئے مبارک کرے اور اپنے افضال۔ انوار۔ برکات نازل فرمائے۔ آمین۔

احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ولادتیں

(۱) :- خاکسار کی دوسری بیٹی عزیزہ طاہرہ صدیقہ اہلیہ عزیزم محمد سعید اختر صاحب ایم اے۔ بی ایڈ ٹیچر گورنمنٹ سلیم ماڈل ہائی سکول لاہور کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی کے بعد مورخہ ۱۲/۳/۸۷ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ ازراہِ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچہ کا نام ”عبد الاعلیٰ“ تجویز فرمایا ہے۔ نومولود برادرم چوہدری محمد صدیق صاحب چک ۲۹۵ ٹی بی ضلع بہاولنگر کا پوتا ہے۔ قارئین بدر سے نومولود کے نیک صالح عمر دراز ہونے، والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی میں مبلغ ۱۲/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار - محمد عبد اللہ درویش قادیان

(۲) :- خاکسار کے بیٹے عزیزم قمر محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۱/۳/۸۷ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت بچہ کا نام ”عطاء الرفیق“ تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد صاحب گھمو کیلیاں درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ قارئین بدر سے نومولود کے نیک صالح خادم دین، نیز والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی میں مبلغ ۱۵/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار - نور الدین صدیقی میرٹھ

(۳) :- مورخہ ۲۴/۱ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم حافظ الٰہی بخش صاحب مرحوم شاہپور ملکی (بہار) کی نواسی اور مکرم رحیم الدین صاحب سلسلہ رانچی (بہار) کی پوتی ہے۔ قارئین بدر سے زچہ بچی کی صحت و سلامتی نومولودہ کے نیک صالح خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار - نذر الاسلام مبلغ سلسلہ احمدیہ سلسلہ رانچی (بہار)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء

قسط اوّل

ہستی باری تعالیٰ

ہستی باری تعالیٰ کے متعلق مختلف معترضین کے اعتراضات کے جوابات

از محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد

تمام مذاہب کا مرکزی نقطہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا اور اس کی عبادت کرنا انسان کی زندگی کا مقصد ہے۔ موجودہ زمانے میں جو بدامنی اور فساد کی زیادتی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں نہیں رہا۔ چنانچہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

جب تک خدائے زندہ کی تم کو خبر نہیں
بے قید اور دلیر ہو کچھ دل میں ڈر نہیں
سو رنگ کی دوا ہی وصل الٰہی ہے
اس قید میں ہر اک گناہ سے رہائی ہے

الغرض ہستی باری تعالیٰ کا مضمون بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کا تعلق صرف روحانیت سے ہی نہیں بلکہ دُنیا کا امن و امان بھی اس کے ساتھ وابستہ ہے۔

امسال کی تقریر کے لئے مجھے ارشاد کیا گیا ہے کہ ہستی باری تعالیٰ کے متعلق مختلف معترضین کے اعتراضات کے جوابات دوں۔ وباللہ التوفیق۔

مندرجہ ذیل اعتراضات کو میں لیتا ہوں۔

۱۔ اگر خدا ہے تو وہ نظر کیوں نہیں آتا؟

۲۔ یہ قانون نیچر اس قدر کامل و مکمل ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے کسی بالا ہستی کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟

۳۔ کائنات کو خود بخود کیوں نہ مانا جائے؟

۴۔ کائنات کی موجودہ صورت ارتقا کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا خدا کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟

۵۔ کائنات عالم اور انسان کی پیدائش کے متعلق مذہب جو سکھاتا ہے وہ سائنس کی تحقیقات کے مطابق نہیں ہے۔ اس لئے خدا کا عقیدہ جو مذہب پیش کرتا ہے وہ غلط ہے؟

۶۔ اگر خدا ہے تو پھر کیوں بے گناہ لوگ نقصان اُٹھاتے ہیں یا مارے جاتے ہیں اور دُنیا میں جرائم کیوں ہیں؟

۷۔ اگر خدا ہے تو دُنیا میں مضر چیزیں کیوں پائی جاتی ہیں؟

خاکسار نے اس تقریر کو تیار کرنے میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہٗ کی معرکۃ الآراء تصنیف ”ہمارا خدا“ سے بہت استفادہ کیا ہے۔ بلکہ بعض جگہ قریب قریب انہی کے الفاظ کو استعمال کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بہت بلند کرے۔ اس کتاب میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے اللہ تعالیٰ کی ہستی کو عقلی دلائل سے ثابت کیا ہے۔ اور دہریت کے دلائل کی تردید بھی فرمائی ہے۔ مزید وضاحت کے لئے یہ کتاب دیکھی جائے۔

اعتراض ۱ پہلا اعتراض جو میں لیتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر خدا ہے تو وہ نظر کیوں نہیں آتا؟ یہ اعتراض آج کا نہیں بلکہ قدیم سے چلا آتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں سائنس نے بہت ترقی کی ہے اور اتنی دور تک ہم دوربینوں سے دیکھ لیتے ہیں کہ جہاں سے روشنی کو آنے کے لئے اربوں سال لگتے ہیں لیکن کہیں ہمیں خدا نظر نہیں آتا! جب شروع شروع میں روس نے خلائی جہاز فضاء میں بھیجا تو MR. KHRSCHEV نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہمیں تو کہیں بھی خدا نظر نہیں آیا۔

خدا تعالیٰ کا کہیں بھی نظر نہیں آنا یہ خود خدا تعالیٰ کی بات کی صداقت ظاہر کرتا ہے کیونکہ چودہ سو سال قبل جبکہ سائنس نے ترقی نہیں کی تھی اُس نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ اطلاع دے دی تھی کہ لا تدرکہ الابصار کہ آنکھیں اُس تک نہیں پہنچ سکتیں اور سائنس کی ترقی کے ساتھ یہ صداقت زیادہ سے زیادہ نمایاں ہوتی چلی آرہی ہے۔

خدا نہ نظر آنے کی وجہ قرآن مجید نے یہ بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک لطیف ہستی ہے جس قدر کوئی چیز لطیف ہوتی ہے اتنی ہی اس کی شناخت مشکل ہوتی ہے۔ ہماری آنکھ صرف اس روشنی کو دیکھ سکتی ہے جس کی Wavelength ایک معین مقدار کے اندر ہو۔ اگر Wavelength اس سے زیادہ ہو تو بھی نہیں دیکھ سکتی اور اگر اس سے کم ہو تو بھی نہیں دیکھ سکتی۔ بعض اشیاء کا پتہ Radio Waves سے لگتا ہے جن کی Wavelength بینائی کی Wavelength سے زیادہ ہے اور بعض اشیاء کا پتہ Y Rays - X Rays سے لگتا ہے جن کی Wavelength بینائی کی Wavelength سے کم ہے۔

ان کے علاوہ بعض ایسے اشیاء کا قوی امکان ہے جن کی کثافت اس قدر زیادہ ہے کہ وہاں سے کسی قسم کی بھی شعاع نکلتے ہی نہیں پاتی۔ یہ Black holes کہلاتے ہیں۔ علاوہ ازیں موجودہ زمانہ میں بہت سے سائنسدانوں کی یہ رائے ہے کہ کائنات کا بہت سا مادہ ایسی حالت میں ہے کہ وہاں سے نہ صرف روشنی بلکہ کسی قسم کی شعاع ELECTROMAGNETIC VADIATION ہم تک نہیں پہنچ سکتی۔ صرف مادہ کی کشش Gravitation سے اس کے موجود ہونے کی اطلاع ہے۔ لیکن اس کی حقیقت سے ہم واقف نہیں ہیں۔ اس مادہ کو HIDDEN MASS چھپا ہوا مادہ کہتے ہیں۔ غالباً یہ مادہ مشاہدہ کئے جانے والے عام مادہ کی نسبت شاید دس گناہ زیادہ ہے۔ علم ہیئت کے اندر اس وقت یہ نہایت اہم مسئلہ ہے کہ یہ HIDDENMASS کیا چیز ہے؟ وقتاً فوقتاً مختلف ممالک میں کانفرنس ہوتی ہیں جن میں سائنسدان اپنے اپنے نظریے پیش کرتے ہیں۔

جب مادی اشیاء ہی اس قدر ہماری نظروں سے بعید ہیں تو خدا تعالیٰ کے بارے میں کیا کہنا جو لطیف ترین ہستی ہے۔ بلکہ خود دوسری لطیف چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ وہ کیسے ان مادی آنکھوں سے نظر آجائے۔ پس معترض کا یہ کہنا کہ جب تک ہم خدا کو ان مادی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں گے ہم نہیں مانیں گے ایک فضول اور لایعنی بات ہے۔

قرآن مجید جہاں یہ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بوجہ لطیف ہونے کے مادی آنکھوں کے احاطہ سے باہر ہے وہاں یہ بھی فرماتا ہے کہ وہ خبیر بھی ہے اور جانتا ہے کہ انسان کی روحانی زندگی اس کے عرفان کے بغیر ممکن نہیں پس وہ خود اپنے پہچانے جانے کا انتظام فرماتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے یہ اعلان فرمایا

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر۔

نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتیں لیکن وہ نظروں تک پہنچتا ہے اور وہ لطیف اور خبیر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”بجز اس طریق کے خدا خود ہی تجلّی کرے اور کوئی دوسرا طریق نہیں ہے جس سے اس کی ذات پر یقین کامل حاصل ہو لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ابصار پر وہ آپ ہی روشنی ڈالے تو ڈالے۔ ابصار کی مجال نہیں ہے کہ خود اپنی قوت سے اُسے شناخت کرلیں۔“

دوسرا اعتراض جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے انکار کے لئے پیش کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ قانون نیچر اور سلسلۂ اسباب وعلل اس قدر کامل و مکمل ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے اس کائنات کے لئے کسی بالا ہستی کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ نیوٹن جو دُنیا کے سب سے بڑے سائنسدان مانے جاتے ہیں۔ اپنی تحریرات میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرتے ہیں۔ بعض ہیئت کے مسائل جو نیوٹن حل نہ کرسکے فرانس کے ہیئت دان LAPLACE نے اُن کو حل کیا اور انہوں نے اپنی کتاب میں خدا کا ذکر نہیں کیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ تمہاری کتاب میں خدا کا ذکر کیوں نہیں آتا تو انہوں نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ یعنی قانون نیچر اور سلسلۂ اسباب وعلل کے ذریعہ سب کچھ حل ہو گیا۔ یہ درست ہے کہ اجرام سماوی اس قدر اصول کے ماتحت چلتے ہیں کہ انسان حساب کر کے کئی واقعات ایک لمبی

مدت قبل از وقت بتا سکتا ہے۔ اور بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ سب کچھ خود بخود ہوتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن سوال یہ رہ جاتا ہے کہ یہ کامل اور مکمل قانون کہاں سے آیا؟ بعض لوگ اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ قانون مادہ کا طبعی خاصہ ہے اور نیز یہ کہ ایک قانون دوسرے قانون کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا چلا آیا ہے۔ اور اس طرح چلتا چلا جائے گا۔ لیکن پھر یہ سوال رہ جاتا ہے کہ یہ طبعی خاصہ کہاں سے آیا؟ اور اس سبب اور مسبب کے سلسلہ کو خواہ کتنا ہی لمبا کھینچا جائے آخر اس کی کوئی نہ کوئی ابتداء ماننی پڑے گی جس سے یہ سب کچھ نکلا ہے۔ الغرض یہ اسباب وعلل اللہ تعالیٰ کی ہستی کے خلاف دلیل نہیں بلکہ اس کی ہستی کے موجود ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے الا له الخلق والامر پیدا کرنا بھی اس کا کام ہے اور قانون بنانا بھی اس کا کام ہے۔ قرآن مجید قانونِ قدرت کو ہستی باری تعالیٰ کے لئے بطور دلیل پیش کرتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:-

لا الشمس ینبغی لها ان تدرک القمر ولا الیل سابق النہار وکل فی فلک یسبحون۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"آفتاب چاند کو نہیں پکڑ سکتا اور نہ رات جو مظہر مہتاب ہے دن پر جو مظہر آفتاب ہے کچھ تسلط کر سکتی ہے۔ یعنی کوئی اُن میں سے اپنی حدود مقررہ سے باہر نہیں جاتا۔ اگر اُن کا در پردہ کوئی مدبر نہ ہو تو یہ تمام سلسلہ درہم برہم ہو جائے۔ یہ دلیل ہیئت پر غور کرنے والوں کے لئے نہایت فائدہ بخش ہے......"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

اگر کسی دفتر میں کام بڑی سہولت سے چلتا ہے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نگران نہیں بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ بہترین نگرانی ہے۔ الغرض یہ عالمانہ قانونِ قدرت اور اسباب و علل کا سلسلہ ایک بالا ہستی کے خلاف دلیل نہیں بلکہ اس کی تائید میں دلیل ہے۔

تیسرا اعتراض

جو میں لیتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کائنات کے متعلق دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ کسی بالا ہستی نے پیدا کیا ہے اور دوسرے یہ کہ وہ خود بخود وجود میں آگئی ہیں۔ جب کہ خدا کو غیر مخلوق مانا جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ کسی چیز کا اپنے آپ بغیر کسی خالق کے ہونا ممکن ہے۔ تو پھر ہم یہ کیوں نہ سمجھ لیں کہ یہ کائنات خود بخود آگئی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر خدا کو غیر مخلوق قرار دیں تو اس کی تمام وہ صفات باطل ہو جاتی ہیں جو اس کی خدائی کے لئے بطور ستون کے ہیں اور اگر دنیا کو مخلوق قرار دیں تو اس کی کسی ایک صفت کا بھی انکار کرنا نہیں پڑتا بلکہ دنیا کے حالات ایسے ہیں کہ وہ مجبور کرتے ہیں کہ ہم اسے مخلوق قرار دیں۔ ان حالات کا مختصر ذکر یہ ہے:-

اوّل:- یہ کہ دنیا میں کثرت ہے یعنی دنیا بے شمار چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے اور یہ کثرت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس کا ایک خالق ہو جو اس کو ایک واحد نظام کے ماتحت جمع رکھ سکے لیکن اس کے مقابلہ میں خدا کا وجود مذہب کے لحاظ سے بھی اور عقل کے لحاظ سے بھی ایک مانا جاتا ہے۔

دوم:- یہ ہے کہ دنیا میں اختلاف ہے یعنی دنیا کسی ایک قسم کی چیزوں کا مجموعہ نہیں بلکہ بے شمار مختلف چیزوں پر مشتمل ہے۔ یہ اختلاف بھی ایک خالق و مالک ہستی کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو ان مختلف چیزوں کو باوجود الگ الگ قانون کے ماتحت ہونے کے ایک مجموعی قانون کی لڑی میں پرو سکے۔

تیسرے:- یہ کہ دنیا کی ہر چیز تغیر پذیر ہے اور ہر چیز کو زوال لاحق ہے۔ جانوروں کو اور انسانوں کو ہم مرتے دیکھتے ہی رہتے ہیں۔ بڑے بڑے اجرام جیسے سورج اور تاروں میں بھی تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں فزکس کے اصول کے ذریعہ اُن کی عمروں کا بھی پتہ لگایا گیا ہے۔ مثلاً سورج اور نظامِ شمسی کی عمر کا موٹا اندازہ ۵ ارب سال ہے اور اس کے مستقبل کے بارہ میں اندازہ یہ ہے کہ سورج کے اندر جو HYDROGEN جل رہا ہے NUCLEAR REACTIONS کے ذریعہ HELIUM میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے وہ مزید کوئی ۵ ارب سال میں ختم ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد سورج کا حجم بہت بڑا ہو جائے گا یہاں تک کہ سیارہ عطارد تک سورج کی حد پہنچ جائے گی۔ اس کے بعد سورج پر ایک اور دور آئے گا جب وہ سکڑتا چلا جائے گا اور اس حد تک چھوٹا ہو جائے گا کہ اس کا حجم ایک PLANET یعنی سیارے کے حجم کے برابر ہوگا۔ اور اس کی روشنی بہت کم ہو جائے گی اور یہ زمانہ گویا کہ سورج کے بڑھاپے کا زمانہ ہوگا۔ یہ باتیں موجودہ زمانے میں دریافت ہوئی ہیں۔ لیکن قرآن مجید نے ۱۴۰۰ سال پہلے ہی یہ فرما چکا ہے کہ کل یجری لاجل مسمی۔ (۱۳:۳) کہ اجرام فلکی جو گھوم رہے ہیں صرف ایک وقت مقررہ تک ہی چلیں گے۔ یہ ہمیشہ چلنے والی چیزیں نہیں ہیں۔ الغرض ہر وقت ہر چیز اپنی محدود عمر کی گھڑیوں کو کم کرتی چلی جا رہی ہے اور یہ حالت بھی اشارہ کر رہی ہے کہ دنیا خود بخود نہیں ہے بلکہ کسی بالا ہستی کے تصرف کے ماتحت ہے۔ اس کے بالمقابل خدا کا وجود غیر متغیر مانا جاتا ہے۔

چوتھی بات یہ کہ دنیا کی ہر چیز اپنی طاقتوں اور اپنے طبعی قویٰ اور اپنے دائرہ عمل میں محدود اور مقید ہے۔ دنیا میں ایک بھی چیز ایسی نہیں ہے جس کی صفات حدود و قیود سے آزاد نظر آئے۔

پانچویں وجہ کہ ہم دنیا کو خود بخود کیوں نہیں مان سکتے یہ ہے کہ دنیا میں ایک چیز بھی ایسی نہیں کہ جو بالکل آزاد ہو۔ اور اپنے قائم رہنے کے لئے کسی دوسری چیز کی محتاج نہ ہو۔ انسان اشرف المخلوقات ہے لیکن دیکھو کہ پھر بھی وہ کتنی بہت سی چیزوں کا محتاج ہے۔

چھٹی بات یہ ہے کہ دنیا میں ایک حسن DESIGN یعنی ترتیب پائی جاتی ہے اور ترتیب ایک ایسی ہستی کا تقاضا کرتی ہے جو مرتب ہو۔

ساتویں بات یہ ہے کہ دنیا کی ہر چیز ایک خاص غرض اور مقصد کے ماتحت چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ علتِ غائی بھی اس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ اس دنیا کے اوپر ایک بالا ہستی ہے جو اس دنیا کو ایک خاص مقصد اور منتہیٰ کی طرف لے جا رہی ہے۔

الغرض دنیا کے حالات ہمیں اس بات پر مجبور کر رہے ہیں کہ ہم تسلیم کریں کہ وہ مخلوق ہے۔ خدائیت اور مخلوقیت آپس میں متضاد ہیں۔ خالق اور مخلوق ایک نہیں ہو سکتے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم ہر چیز کے متعلق یہ پوچھ سکتے ہو کہ اُسے کس نے پیدا کیا ہے لیکن جب خدا پر پہنچو تو پھر اس سوال کو بند کر دو۔ کوئی نادان یہ نہ خیال کرے کہ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آزادانہ تحقیق کا رستہ بند کرنا چاہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا منشاء یہ ہے کہ ہر چیز کے متعلق مخلوق ہونے کا سوال پیدا ہو سکتا ہے مگر خدا کے متعلق یہ سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ایسا سوال کرنا ایک جہالت کی بات ہے۔ پس آنحضرت صلعم نے علم کا دروازہ بند نہیں کیا بلکہ جہالت کا دروازہ بند کیا ہے۔

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ومولنا محمد وعلیٰ آل سیدنا ومولنا محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

چوتھا اعتراض

جس کا اس وقت ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ مسئلہ ارتقاء سے تعلق رکھتا ہے سائنس کے ذریعہ یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو چیزیں اس وقت دنیا میں نظر آتی ہیں وہ ابتداء میں ایسی نہیں تھیں بلکہ وہ ایک ادنیٰ حالت میں تھیں اور پھر آہستہ آہستہ ترقی کرکے اپنی موجودہ شکل و صورت کو پہنچی ہیں۔ ہر چیز آہستہ آہستہ اپنے ماحول کے مناسب حال صورت اختیار کرتی گئی ہے۔ اور جو چیزیں اس ماحول کے مطابق بدل نہیں سکیں وہ آہستہ آہستہ ضائع ہو گئیں۔ اس سے بعض دہریوں کی طرف سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ موجودہ کائنات محض اتفاقی حالات کا نتیجہ ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ بعض چیزوں کا ماحول مناسب نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہو جانا اور بعض چیزوں کا ماحول مناسب رہنے کی وجہ سے قائم رہنا ہرگز ہستی باری تعالیٰ کے خلاف دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ بعض چیزوں کے ضائع ہونے اور بعض چیزوں کے قائم رہنے میں حکمت ہوتی ہے۔ اور یہ اندھا دھند نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ایک باغبان اپنے باغ کی بہبودی اور ترقی کے لئے درختوں کی کانٹ چھانٹ کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی کائنات کی بہبودی و ترقی کے لئے مناسب انتظامات فرماتا ہے۔ وہ یحیی بھی ہے اور ممیت بھی ہے۔ علاوہ ازیں بعض چیزوں کی پیدائش کی غرض ہی یہی ہوتی ہے کہ وہ خود مرکر دوسروں کی زندگی اور ترقی کا باعث بنیں۔ الغرض بعض چیزوں کا ایک وقت تک چل کر ضائع ہو جانا اور بعض کا قائم رہنا اور ترقی کر جانا ہرگز خدا کی ہستی کے خلاف بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ یہ بھی ایک علیم و حکیم ہستی کے موجود ہونے کی ایک دلیل ہے۔

(باقی آئندہ)

عظیم الشان بک فیئر کلکتہ میں جماعت احمدیہ کا کامیاب تبلیغی اسٹال

ریورٹ مرسلہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

یہ خدا کا فضل ہے کہ مسلسل دس سال سے کلکتہ کے ایک عظیم الشان کتابی میلہ میں جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے ایک تبلیغی اسٹال لگایا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں پڑھے لکھے طبقہ میں بہت عمدہ پیرائے میں بھرپور تبلیغ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ زبانی تبلیغ کے خوشگوار ماحول میں اکثر تبادلہ خیالات کے بھی دلچسپ مواقع میسر آتے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں پمفلٹ ٹریکٹ اور فولڈر تقسیم کئے جاتے اور کافی تعداد میں کتب بھی فروخت ہوتی ہیں۔ اسٹال کو ہر سال کچھ اس ڈھنگ سے سجایا جاتا ہے کہ اگر کوئی کتاب نہ بھی خریدے تب بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام۔ خلفاء کرام۔ مساجد و دیار التبلیغ اور دیگر تبلیغی مناظر کی قرینے سے سجائی گئی تصاویر اور اُردو۔ انگریزی اور بنگالی زبان میں لکھے خوشخط اہم اقتباسات اور نعروں کو دیکھ کر موافق و مخالف زائرین ضرور متأثر ہوتے ہیں۔ نیز اس تبلیغی اسٹال سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے اپنے خدام و انصار تبلیغی جوش اور ولولے سے سرشار باقاعدہ اسٹال میں آتے ہیں اور اس طرح ان داعین الی اللہ کی بڑی عمدہ تبلیغی و تربیتی ٹریننگ ہو جاتی ہے۔

اس سال یہ عظیم الشان کتابی میلہ جس میں کم و بیش تین صد سے زائد کتابوں کے اسٹال تھے اور جس کو ۱۵ لاکھ سے زائد لوگوں نے دیکھا مورخہ ۲۸ر جنوری سے شروع ہو کر ۸ر فروری تک مسلسل بارہ دن جاری رہا۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ اور وکالت مال تحریک جدید قادیان کے مالی تعاون سے دو سو سکوائر فٹ کا اسٹال خرید نے کی کوشش کی گئی تھی لیکن جگہ کی کمی کے باعث پبلشرز اینڈ بک سیلرز گلڈ کی جانب سے ہمیں ایک ہندو فرقہ کے ساتھ باہمی شراکت پر ایک اسٹال الاٹ کیا گیا۔ جس کے نصف حصہ میں ہماری کتب اور دوسرے نصف میں ہمارے شراکت دار کی کتب تھیں۔ اس سے ہمیں یہ فائدہ ہوا کہ فیئر آفس کی جانب سے بار بار ہمارے اسٹال کے نمبر کا اعلان کیا جاتا رہا کہ اس سال کے بک فیئر کی یہ خاص خوبی ہے کہ ایک ہی اسٹال میں ہندو مسلم اتحاد کا عملی نمونہ دیکھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ بہت سے لوگ خاص اشتیاق سے ہمارے اسٹال کو دیکھنے آتے اور باہمی رواداری اور اتحاد و یکجہتی پر بڑی خوشی اور داد و تحسین کا اظہار کرتے۔

ہمارے اسٹال کے گیٹ کی پیشانی کے ایک طرف سب سے اوپر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور نیچے انگریزی میں "احمدیہ مسلم انٹرنیشنل" اور دوسری جانب بنگلہ میں "مہا نام بھرا نتہ کلچرل ٹرسٹ" اور اس کے نیچے پوری پیشانی پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا پوری دُنیا کے لئے امن بخش پیغام لکھا گیا تھا یعنی LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE جو سبھی کی کشش کا باعث تھا۔

اس سال سابقہ سالوں کی نسبت ہمارے اسٹال میں غیر معمولی طور پر بہت زیادہ زائرین کا ہجوم رہا۔ سینکڑوں کتب فروخت ہوئیں اور پانچ زبانوں میں آٹھ ہزار سے زائد فولڈرز اور ٹریکٹس تقسیم کئے گئے جو مختلف مضامین پر مشتمل تھے۔

قرآن مجید۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ دالمنثور رسول۔ مذہب کے نام پر خون۔ دعائیہ سیٹ۔ نماز۔ نبیوں کا سردار۔ احمدیت کا پیغام۔ پیغام صلح وغیرہ کتب بڑی تعداد میں فروخت ہوئیں۔

یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ اس سال عین بک فیئر کے موقعہ پر مکرم و محترم ملک صلاح الدین صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و انچارج وقفِ جدید قادیان کلکتہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ بار بار تشریف لاکر ہماری حوصلہ افزائی فرماتے رہے علاوہ ازیں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت یادگیر و دیگر انسپکٹران بھی تشریف لائے۔ اسٹال سجانے سے لے کر آخر دن تک خدام و انصار نے بے حد مخلصانہ تعاون دیا۔ اللہ تعالےٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ہماری اس حقیر ساعی کو قبول فرماتے ہوئے ثمر آور بنائے۔ آمین

بیرنگ کالج۔ بٹالہ کے سیمینار میں

جماعت احمدیہ کے وفد کی شرکت اور تقریر

رپورٹ مرسلہ محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعلیم

بیرنگ کالج بٹالہ میں ہونے والے سیمینار مورخہ ۱۵/۳/۸۷ و مورخہ ۱۶/۳/۸۷ کے تعلق میں وہاں کی انتظامیہ کی طرف سے اس میں شرکت کا دعوت نامہ موصول ہوا۔ اس مرتبہ اس سیمینار کا موضوع۔ "فرقہ پرستی کے باعث مختلف مذاہب میں منافرت" تھا۔ جس پر مختلف مذاہب کے نمائندوں کی طرف سے آٹھ مقالے پڑھے گئے۔ اور ہر مقالے کے بعد پینل میں اس پر بحث کی گئی۔ جماعت کی طرف سے مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی قائمقام ناظر دعوۃ و تبلیغ نے بمشورہ مکرم جمیل احمد صاحب ایڈیشنل ناظر جائیداد مقالہ تیار کیا اور اس کو فائنل شکل دینے کے بعد مورخہ ۱۵/۳/۸۷ کے سیمینار کے اجلاس میں مکرم جمیل احمد صاحب نے ہی جماعت کی طرف سے مقالہ پڑھ کر سُنایا۔ مقالہ پڑھنے سے قبل مکرم مولانا امینی صاحب نے اپنی مختصر تمہیدی تقریر کی اور مقالہ کے بعد مختلف افراد کی طرف سے سوالات پیش ہونے پر ان کے جوابات بھی نہایت عمدگی سے دیئے۔

مورخہ ۱۵/۳/۸۷ کو اس سیمینار میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مکرم جمیل احمد صاحب کے علاوہ مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی۔ مکرم فضل الٰہی خان صاحب بھی بٹالہ گئے۔ اگلے روز مورخہ ۱۶/۳/۸۷ کو سیمینار کے اجلاس میں شمولیت کے لئے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی۔ مکرم جمیل احمد صاحب۔ مکرم فضل الٰہی خان صاحب اور خاکسار عبد الحمید عاجز گئے۔ اس روز مختلف نمائندوں کی طرف سے پانچ مقالے پڑھے گئے۔ مختلف مذاہب کی وجہ سے فرقہ وارانہ فسادات۔ پر بحث کے دوران خاکسار نے اس امر کی وضاحت کی کہ اگر مختلف مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے کے مذاہب کے پیشوایان کی عزت کریں۔ ان کی مقدس کتاب اور عبادت گاہوں کی عزت کریں تو اختلافات کے باوجود امن اور باہمی محبت کی فضاء قائم کی جاسکتی ہے۔ اِن اجلاسات میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کو دو مرتبہ حصہ لیتے ہوئے تقریر کرنے کا موقعہ میسّر آیا۔ اور بعض مقررین کی طرف سے اس اعتراض کے جواب میں کہ ہندوستان میں اسلام مسلمان بادشاہوں کے زور اور دباؤ کی وجہ سے پھیلا ہے اس بات کا مکرم مولوی صاحب نے نہایت واضح اور مدلل رنگ میں جواب دیا کہ ہندوستان میں اسلام بزرگان و صوفیائے کرام کی روحانی تاثیرات اور محبت و پیار کے عملی نمونے کے باعث پھیلا ہے۔

اگر کسی مسلمان بادشاہ نے اپنے وقت میں کوئی زیادتی کی ہے تو وہ سیاسی اغراض کے لئے کی گئی ہے۔ اُسے اسلام کی طرف منسوب کرنا انصاف کے خلاف ہے۔

آپ نے پاکستان میں جماعت کے خلاف تشدد کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں بھی اسلام کے نام پر اسلام کی تعلیم کے خلاف جماعت احمدیہ پر ظلم و تشدد کیا جارہا ہے۔

ہر دو روز جماعت احمدیہ کی نمائندگی اچھے رنگ میں ہونے کی وجہ سے سیمینار کے تمام شرکاء پر اس کا اچھا اثر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

درخواست دُعا

عزیز ظفر احمد گلبرگی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان مبلغ ۵/- روپے امانت بدر میں ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خاکسار کے امتحان میں کامیابی نیک صالح خادم دین بننے کے لئے۔ اور والدین کی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور درازئ عمر کے لئے۔ نیز بھائی ناصر احمد بشارت احمد اور احمد گلبرگی کی جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات، افضال الٰہی کے حصول کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

تبصرہ بر کتاب

کچھ باتیں کچھ یادیں

از محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

برادرم مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز نے درویشی دور کے بعض اہم اور قابل ذکر واقعات پر مشتمل کتاب "کچھ باتیں کچھ یادیں" تحریر کر کے سلسلہ کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔

اس کتاب میں مؤلف نے اپنے ذاتی اور خاندانی حالات کا تعارف کرانے کے بعد ابتدائے درویشی سے لے کر جلسہ سالانہ لنڈن ۱۹۸۶ء تک کے اہم جماعتی واقعات کو بعہد تاریخ قلم بند کر کے اس دور کے تاریخی خلاء کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اُمید ہے کہ اس تالیف سے جہاں نئی نسل روشنی حاصل کر سکے گی وہاں آئندہ کے مؤرخ اس دور درویشی کی تاریخ سے استفادہ کر سکیں گے۔

یہ کتاب ۳۴۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ نثر کا حصہ ختم ہونے پر جماعت احمدیہ کے خلفائے کرام اور بزرگان سلسلہ کے چند ایک خطوط ہیں۔ اور کتاب کے آخری ۶۴ صفحات میں مؤلف نے اپنی نظمیں شامل کر کے کتاب کی دلچسپی میں اضافہ فرمایا ہے۔

چونکہ محترم عاجز صاحب خود بھی ابتدائی درویش ہیں جن کو شروع درویشی سے یہاں قیام کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور غیر معمولی انتہائی مشکل حالات میں جماعتی خدمات کے نمایاں مواقع میسر آئے۔ اس لحاظ سے ان کی کتاب مستند معلومات پر مبنی ہے جس کے مطالعہ سے دوستوں کو درویشی دور کے حالات اور مشکلات کا کافی حد تک اندازہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم عاجز صاحب کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور دوستوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

ضروری اعلان

ہندوستان کی علاقائی زبانوں میں اشاعت کتب کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ خصوصی ارشاد فرمایا ہے کہ جب بھی کوئی کتاب شائع کریں تو اس کے آخر میں انگریزی میں خلاصہ دیا کریں۔

اس لئے تمام عہدیداران جماعت و مبلغین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جب بھی وہ کوئی کتاب اردو۔ انگریزی کے علاوہ کسی دوسری علاقائی زبان میں شائع کریں تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس تاکیدی ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے کتاب کے آخری صفحہ پر انگریزی میں مندرجہ ذیل باتیں ضرور تحریر کیا کریں۔

(۱)۔ کتاب کا نام کیا ہے۔
(۲)۔ مصنف کون ہے۔
(۳)۔ اس کتاب میں کیا مضمون بیان ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ انگریزی زبان میں ضرور دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست دعا محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ چک الیرچھ کشمیر سے دو ماہ قبل فالج کا حملہ ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا مکمل شفایابی کے لئے اور تمام افراد خانہ کی صحت و سلامتی کے لئے قارئین بدر سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(ادارہ)

اعلان بہ سلسلہ وقفِ عارضی

از محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن

گذشتہ جلسہ سالانہ پر اوّلین شوریٰ بارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ منعقد ہوئی تھی۔ اس میں یہ طے ہوا تھا کہ تربیت وغیرہ اغراض کے لئے تمام علاقوں سے افراد مہیا کئے جائیں گے اور مرکز کی طرف سے بتایا گیا تھا کہ پینشنران۔ کاروباری احباب۔ ملازمین رخصت لے کر اور طلباء بعد امتحانات اور موسمی تعطیلات میں وقفِ عارضی اور داعی الی اللہ کی تحریکات میں اپنے تئیں پیش کریں۔ اور جو اپنے اخراجات پر نہ جا سکتے ہوں انہیں مرکز کی طرف اخراجات سفر اور قیام دیئے جا سکیں گے۔

کئی پرانی جماعتیں بزرگوں کے وجود سے خالی ہو رہی ہیں نیز نئی جماعتوں میں تربیت کے لئے ضروری ہے کہ دیگر جماعتوں سے احباب کو وہاں بھجوایا جائے تا بچے اور بچیاں اور نوجوان دینی جذبہ سے سرشار ہوں۔ مستقبل میں سلسلہ کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہو سکیں۔ جماعتوں نے اور صدر صاحبان منصوبہ بندی نے تعاون دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ان سے گذارش ہے کہ مہربانی کر کے خاص توجہ فرمائیں جماعتوں سے مطالبات آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین

محترم محمد خلیل صاحب ساکنہ آروہ کشمیر وفات پاگئے!

موضع آروہ یاری پورہ سے تقریباً ۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے جہاں پر جماعت اسلامی اس قدر غالب آ چکی ہے کہ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے ایک نیک سیرت اور مثالی نمونہ کے حامل محترم محمد خلیل صاحب بٹ ۲۵ فروری کو وفات پا گئے۔ مگر جماعت اسلامی کے پیروکاروں نے اُن کی میّت کو آبائی قبرستان میں دفنانے سے اس لئے روکا کہ عالم اسلام احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے چکی ہے۔ حکومت سے رجوع کیا گیا۔ پولیس آئی مگر اُن کے جارحانہ رویہ کو دیکھ کر مرحوم کی میّت کو اُن کے اپنے ہی ایک الگ قطعہ زمین میں دفن کیا گیا۔ مرحوم موصی تھے۔ اس علاقہ میں دو گھرانے احمدی تھے۔

بڑی مجاہدانہ زندگی گذاری۔ مخالفین اس قدر دشمنی پر بھی اُتر آئے۔ مگر بزبان حال یہ بھی کہتے تھے کہ ایک مسلمان کے سارے اوصاف اسی شخص میں تھے۔ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کے لئے درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اقارب کو صبر جمیل اور بلند حوصلہ سے نوازے۔ آمین

خاکسار۔ عبد الحمید ٹاک یاری پورہ کشمیر

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعودؑ بقیہ صفحہ اوّل

ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوان اپنے آپ کو وقف کریں اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے مختلف مقامات پر جا کر تبلیغ کریں۔

موصوف نے بتایا کہ پرانے بزرگ اب بہت کم ہیں نوجوانوں نے ہی اب اُن کی جگہ لینی ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں اور سلسلہ کی خدمات کو پورے ذوق اور شوق سے بجا لائیں۔ اجتماعی دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

اسی روز سہ پہر کے وقت لجنہ اماء اللہ مقامی کے زیر اہتمام احاطہ نصرت گرلز سکول میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پھیلانے اور حقیقی اسلام کو غالب کرنے کے لئے بھرپور مساعی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بدر کی اشاعت آپ کا جماعتی فریضہ ہے! مینیجر بدر

تمام علماء کو چیلنج ! — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

شائع کریں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ یقین رکھتے ہوئے کہ جھوٹوں پر اُس کی لعنت پڑتی ہے۔ اور یہ دُعا کرتے ہوئے کہ اگر ہم جھوٹے ہوں تو خُدا ہم پر لعنت ڈالے اور ہمیں ذلیل اور رُسوا کرے، اِس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، یہ اعلان کرتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کا کلمہ فی الحقیقت اَور ہے۔ اور جب یہ کلمہ پڑھتی ہے، جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہے تو مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہوتے ہیں اور اُن کی شریعت اور ہے اور اُن کا خُدا اَور ہے اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو یہ لوگ (نعوذ باللہ من ذالک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھتے ہیں، غرضیکہ جتنی افتراء پردازیاں یہ کر رہے ہیں، اگر ان میں کچھ بھی غیرت اور ایمان ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو یہ قسم پہلے سے کھا چکے ہیں، یہ بھی آکر قسم اُٹھا جائیں۔ اور پھر دیکھیں خُدا کی تقدیر کیا ظاہر کرتی ہے۔"

اب عامۃ الناس کے لئے بہت خُوب موقعہ ہے کہ یہ علماء جو آپ کو زہر کا پیالہ، امرت کہہ کر پیش کرتے ہیں، پہلے انہی سے اس کے پینے کی درخواست کریں۔ پھر آپ کو پتہ لگ جائے گا کہ اِس پیالہ میں زہر تھا یا امرت —— !!

(محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر)

اِعلانِ نکاح

خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ شہناز پروین سلمہا کا نکاح عزیز عبد الحلیم کمال احمد پسر مکرم عبد الکریم رضی احمد صاحب مونگھیر (بہار) کے ساتھ مورخہ ۱۴/۳/۸۷ کو مکرم حاجی محمد عبد القیوم صاحب صدر جماعت احمدیہ لکھنؤ نے پڑھا۔ اگلے روز ہی کارِ رخصتانہ عمل میں آیا۔ مورخہ ۱۸/۲/۸۷ کو مکرم حاجی محمد عبد القیوم صاحب کے مکان پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام تھا۔ جس میں احبابِ جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ اس خوشی میں مبلغ بیس روپے اعانتِ بدر میں ارسال کرتے ہوئے قارئین سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار :- قاضی عطاء الرحمٰن عباسی لکھنؤ۔

وِلادت

مورخہ ۲۷ مارچ ۸۷ء بروز جمعہ برادرم شفیع احمد صاحب غوری کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "شمیم احمد" (غوری) تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم محمد اسلم صاحب غوری حیدرآباد کا پوتا اور محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی مرحوم کا نواسہ ہے۔ قارئین بدر سے نومولود کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیک و صالح خادمِ دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار :- محمد انعام غوری قادیان۔

أفضل الذكر لا إله إلا الله

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. Co.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15 - PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ؎ جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR
OLD CHAKALA, OPP. CIGARETTE FACTORY.
ANDHERI (EAST)
PHONES OFFICE:- 6348179. RESI.- 629889 BOMBAY-400099.

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھو الناصر

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری۔ شمالی ناظم آباد۔ کراچی

(فون نمبر :- ۶۱۷۰۶۹)

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

جو شخص تمہیں سلام کہے اُسے یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن (مسلمان) نہیں۔

(طالبِ دُعا)

AUTOWINGS,
13 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONES 76360 74350

آٹو ونگس

یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیولن ڈیلیبر۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۔ ۱۰۰ ۵۶۱ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر :۔ 294 }

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاجِ دعا:۔ اقبال احمد جاوید مع برادران، جے۔ این روڈ لائنز اینڈ جے۔ این انٹرپرائسز

NO. 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX,
J. C. ROAD, BANGALORE - 560002
PHONE NO. 228666.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

(ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
5 - ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSARAZA } BANGALORE - 560002.
PHONE:- 605558 }

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.
PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ۳)

فون نمبر۔ 42316 — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوز اور ہارن ہوفس۔

(پتہ)

نمبر ۲۰-۲/۲/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے!"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!